INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۲۰ر تا ۲۶ر ربیع الاول ۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۸ر تا ۲۴ر اگست ۱۹۹۵ء

۱۲

مرزا طاہر احمد کا
جھوٹا چیلنج

دہشت گردی
کا معلم کون؟

اہلِ مغرب کی یہ روش کیوں؟

چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر جواب نمبر۱۰ کا جواب پچھلے شمارے میں شائع نہ ہو سکا تھا لہٰذا اس شمارے میں شائع کیا جا رہا ہے۔

نمبر۱۰۔ صورت مسئولہ میں کسی چیز کو ہبہ یا عطیہ کے طور پر کسی کو دینے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ شئی مال ہو اور دینے والے کی ملک ہو اور یہی شرط وصیت کے لئے بھی ہے چنانچہ ابن رشد بدایتہ المجتہد میں لکھتے ہیں:

الواھب اتفقوا علٰی تجوز ھبتہ اذا کان مالکا للموھوب صحیح الملک الخ۔ (ج ۲ ص ۲۴۵)

اور واہب کے لئے علماء نے متفقہ طور پر فرمایا کہ ہبہ اس وقت جائز ہے جب ہبہ کرنے والا شئی موہوب کا صحیح معنی میں مالک ہو۔

ملک العلماء علامہ کاسانیؒ بدائع الصنائع میں تحریر فرماتے ہیں۔

ومن شرائط الھبة ان یکون مالاً متقوماً فلا تجوز ھبة مالیس بمال اصلاً کالحر والمیتة والدم وصید الحرم والخنزیر وغیر ذالک الخ

(ص ۱۹۹ ج ۶، کذا فی البحر ص ۲۵۷ ج ۵، وعالمگیری ص ۳۷۴ ج ۴)

ہبہ کرنے کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ شئی موہوب مال متقوم ہو لہٰذا جو چیز سرے سے مال ہی نہیں اس کا ہبہ کرنا جائز نہیں۔ مثلاً آزاد آدمی، مردہ، خون، حرم کا شکار اور سور وغیرہ کا ہبہ کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ مال نہیں۔

اسی طرح کسی شئی کے بارے میں وصیت کرنے کیلئے جہاں یہ شرط ہے کہ جس شئی کی وصیت کی جائے وہ مال متقوم ہو وہاں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز وصیت کرنے والے کی ملک ہو۔ چنانچہ عالمگیری میں ہے:

وشرطھا کون الموصی اھلاً للتملیک والموصی لہ اھلاً للتملیک والموصی بہ بعد الموصی مالاً قابلاً للتملیک الخ (ص ۹۰ ج ۶) کذا فی البحر الرائق (ص ۴۰۳ ج ۸) وکذا فی رد المحتار (ص ۵۷۰ ج ۵) وفی البدائع الصنائع واما الذی یرجع الی الموصٰی بہ فانواع منھا ان یکون مالاً اومتعلقاً بالمال لان الوصیة ایجاب الملک او ایجاب مایتعلق بالملک من البیع والھبة والصدقة والاعتاق ومحل الملک ھو المال فلا تصح الوصیة بالمیتة والدم من احد ولا حد لانھما لیسا بمال فی حق احد ولا بجلد المیتة قبل الدباغ وکل مالیس بمال الخ ومنھا ان یکون المال متقوماً فلا تصح الوصیة بمال غیر متقوم کالخمر الخ (بدائع الصنائع ص ۳۵۳ ج ۷)

یعنی وصیت کی شرائط میں سے یہ ہے کہ موصی وصیت کرنے والا اس چیز کا مالک ہو اور جس شئی کی وصیت کی جارہی ہے وہ شئی بھی قابل تملیک ہو۔

چونکہ انسانی اعضاء مال نہیں ہے اور نہ انسان اپنے اعضاء کا مالک ہے اس لئے اپنے اعضاء میں سے کسی عضو کا نہ ہبہ کر سکتا ہے نہ عطیہ دینے کی وصیت کر سکتا ہے۔

انسان کو اپنے جسم کے استعمال کا حق ہے یعنی اس سے انتفاع حاصل کر سکتا ہے لیکن اپنے اعضاء کے مالک نہ ہونے کی وجہ سے کسی کو نہ فروخت کر سکتا ہے نہ کسی کو عطیہ یا ہبہ کے طور پر دے سکتا ہے جس طرح دوسرے کے جسم و اعضاء کو نقصان پہنچانا جرم ہے اور گناہ اسی طرح خود اپنے جسم و اعضاء کو نقصان پہنچانا بھی جرم اور گناہ ہے فتح الباری میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ تحریر فرماتے ہیں:

ویؤخذ منہ ان جنایة الانسان علٰی نفسہ کجنایة علٰی غیرہ فی الاثم لان نفسہ لیست ملکاً لہ مطلقاً بل ھی للّٰہ تعالٰی فلا یتصرف فیھا الا بما اذن فیہ۔ (ص ۵۳۹ ج ۱۱)

یعنی خودکشی کرنے کی ممانعت والی حدیث سے یہ حکم نکلتا ہے کہ جو انسان اپنے آپ کو ہلاک کرے اور نقصان پہنچائے اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ دوسرے کو ہلاک کرنے اور نقصان پہنچانے کا گناہ کیونکہ انسان کا جسم و جان اس کی اپنی ملکیت نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے انسان کو صرف اس سے کام لینے کا اختیار ہے کام بھی وہ جن کے متعلق اللہ کی طرف سے اذن و اجازت ہے۔

مذکورہ بالا کتب فقہ و فتاویٰ کے حوالوں سے معلوم ہوا کہ انسان اپنے اعضاء کے مالک نہ ہونے کی وجہ سے کسی عضو کا ہبہ یا عطیہ پر دینے کی وصیت نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ انسان تو قابل احترام و مکرم ہے اس کے اعضاء میں کسی عضو کو اس کے بدن سے الگ کر کے دوسرے انسان کو دینے میں انسانی تکریم کی خلاف ورزی لازم آتی ہے یہی وجہ ہے کہ فقہاءؒ نے علاج و معالجہ اور شدید مجبوری کے موقعہ پر بھی انسانی اعضاء کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے، چنانچہ شرح سیر الکبیر میں ہے: فکما لایجوز التداوی بشئی من الآدمی الحیی اکراماً لہ فکذالک لایجوز التداوی بعظم المیت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کسر عظم المیت ککسر عظم الحیی الخ سیر الکبیر ص ۸۹ ج ۱)

جس طرح کسی زندہ آدمی کے عضو کو لے کر علاج کرنا درست نہیں اسی طرح کسی مردہ انسان کی ہڈی سے بھی علاج کرنا جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ انسان کی ہڈی کا توڑنا ایسا گناہ ہے جیسا زندہ انسان کی ہڈی توڑنے کا گناہ ہے۔

ابن ہمام نے فتح القدیر میں تحریر کیا ہے:

وحرمة الانتفاع باجزاء الآدمی لکرامتہ

بقیہ صفحہ ۷ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۱۲

۲۰ تا ۲۶ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۱۸ اگست تا ۲۴ اگست ۱۹۹۵

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل وترزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ۔ مرزا طاہر احمد کا جھوٹا چیلنج ۴
اہل مغرب کی یہ روش کیوں؟ ۷
دہشت گردی کا معلم کون؟ ۱۱
فلسفہ ختم نبوت ۱۴
اخبار ختم نبوت ۱۸
تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل ۲۶
DIFFERENCE BETWEEN MUSLIM AND QADIANIS

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات وانڈیا ۵۰ ڈالر
چیک ر ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ۔ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۲۳ بزرٹہ لائن کراچی

اداریہ

مرزا طاہر احمد کا جھوٹا چیلنج

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جرمنی کے قادیانیوں نے اپنے امام مرزا طاہر احمد کا ایک چیلنج شائع کیا ہے‘ جس میں بار بار "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کی تکرار کی گئی ہے‘ یہ آیت تو مرزا طاہر صاحب اور ان کی جماعت کے حق میں بالکل بر محل ہے۔ باقی اس چیلنج کا ایک ایک دعویٰ جھوٹ ہے۔ ہم مرزا طاہر کا ایک ایک فقرہ حرف بحرف نقل کر کے اس کی حقیقت ظاہر کرتے ہیں۔

۱ ... "ہم فخر سے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) رسول اللہ کی پیش گوئیوں کے مطابق امتی نبی تھے"۔

جواب: یہ مرزا طاہر کا جھوٹ ہے۔ ورنہ مرزا قادیانی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیش گوئی صادق نہیں آتی۔ مرزا طاہر صاحب اپنے ابا مرزا محمود کی کتاب حقیقت النبوۃ کا صفحہ ۱۹۲ پڑھ لیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں حضرت مسیح کی مندرجہ ذیل علامات بیان فرمائی ہیں۔

۱۔ نام عیسیٰ بن مریم۔ ۲۔ رنگ سرخ و سفید ہوگا۔ ۳۔ زرد لباس پہنے ہوئے نازل ہوں گے۔ ۴۔ سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔ ۵۔ صلیب توڑ دیں گے۔ ۶۔ خنزیر کو قتل کریں گے‘۔ ۷۔ جزیہ ترک کر دیں گے۔ ۸۔ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام مذاہب ہلاک ہو جائیں گے۔ ۹۔ شیر اونٹوں کے ساتھ۔ ۱۰۔ چیتے گائے بیلوں کے ساتھ‘۔ ۱۱۔ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے۔ ۱۲۔ بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ ۱۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال ٹھہریں گے۔ ۱۴۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

مرزا طاہر اس حدیث کو کسی عدالت میں پیش کر کے فیصلہ کروالیں کہ کیا ۱۰ قادیانی میں یہ علامات موجود تھیں؟

۲ ... "رسول اللہ کی پیش گوئیاں لازماً سچی ہیں"۔

جواب: بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں برحق ہیں۔ لیکن مرزا طاہر کا ان کو سچی کہنا جھوٹ ہے۔ ورنہ وہ ان پیش گوئیوں کے مطابق مرزا غلام احمد کو ضرور جھوٹا سمجھتا۔ کیونکہ یہ پیشگوئیاں مرزا پر صادق نہیں آتیں۔

۳ ... "کوئی سچا نبی اور رسول آ نہیں سکتا‘ جب تک نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ نہ کرے"۔

جواب: یہ بھی جھوٹ ہے‘ کسی حدیث میں نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد نبوت و رسالت کے دعوے کریں گے۔ کیوں کہ سب لوگوں کو ان کا نبی ہونا پہلے ہی سے معلوم ہے۔

۴ ... "مرزا طاہر کہتا ہے کہ اس کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا‘ ادھر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے والا ملعون ہے‘ کاذب ہے‘ کافر ہے‘ اور خارج از اسلام ہے۔"

(دیکھئے مجموعہ اشتہارات ج ۱۔ ص ۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۹۷‘)

اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کا نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرنا اس کے کاذب و کافر اور ملعون ہونے کی دلیل ہے۔ گویا مرزا طاہر خود اپنے دادا کو کافر و کاذب اور معلون سمجھتا ہے۔

۵ ... "جب مباہلہ کا چیلنج دیں تو اس وقت تو یہ ہزار بہانے بنا کر بھاگتے ہیں"۔

جواب: مرزا طاہر کا مسلمانوں پر یہ الزام سفید جھوٹ ہے مرزا طاہر نے ۱۹۸۸ء میں مباہلہ کا چیلنج دیا تھا‘ ہم نے اس کو قبول کیا لیکن مرزا طاہر کو میدان مباہلہ میں اترنے کی جرات نہ ہوئی۔ جس کا ذکر ہمارے دو رسالوں "مرزا طاہر کے نام" اور "مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت" میں موجود ہے یہ دونوں رسالے چھپے ہوئے آج بھی موجود ہیں۔ اگر مرزا طاہر میں ہمت ہے تو مردانہ وار میدان مباہلہ میں آئے۔ لیکن ہم پیشگوئی کرتے ہیں کہ وہ مرتے دم تک اس کی جرات نہیں کرے گا میدان مباہلہ میں اترنا سچوں کا کام ہے جھوٹے بزدلوں کا کام نہیں۔

۶ ... "یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے۔ "لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

جواب: مسلمانوں پر یہ الزام بھی جھوٹ ہے۔ مرزا قادیانی نے خود اپنے "خود کاشتہ پودا" ہونے کا اقرار کر کے اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے انگریز سے خاص عنایت اور مہربانی کی بھیک مانگی ہے۔ (دیکھئے مجموعہ اشتہارات جلد ۳ ص ۲۱)

۷ ..."یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسلامی جہاد منسوخ کردیا' میں کہتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے'لعنۃاللّٰہ علی الکاذبین"

جواب: یہ جھوٹ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب تجلیات الٰہیہ میں بولا تھا کہ:

"حدیث میں ہے کہ مسیح کے وقت میں جہاد کا حکم منسوخ کردیا جائے گا۔"

(دیکھئے تجلیات الٰہیہ ص۸)

۸ ..."یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے "ڈرگز" کی تعلیم دی۔ میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے۔"لعنۃاللّٰہ علی الکاذبین"

جواب: مسلمانوں کی طرف اس دعوے کو منسوب کرنا مرزا طاہر کا جھوٹ ہے۔ مسلمان کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی پلومر کی دکان سے "ٹانک وائن" منگواتا تھا۔

(دیکھو خطوط امام بنام غلام ص۵)

۹ ..."یہ کہتے ہیں کہ آپ نے پچاس کتابیں اسلام کے خلاف لکھیں' میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے۔"لعنۃاللّٰہ علی الکاذبین"

جواب: پچاس کتابوں کی بات مرزا طاہر کا جھوٹ ہے۔ البتہ مسلمان' مرزا قادیانی کی "پچاس الماریوں" کا حوالہ ضرور دیتے ہیں۔ کیونکہ خود مرزا نے اقرار کیا کہ:

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"
شائع کئے ہیں کہ پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

(دیکھئے تریاق القلوب ص ۱۵ روحانی خزائن ص ۱۵۵ ج ۱۵)

۱۰ ..."یہ کہتے ہیں کہ ان کی وفات ناپاک حالت میں ہوئی' میں کہتا ہوں کہ یہ جھوٹ۔"لعنۃاللّٰہ علی الکاذبین"

جواب: مرزا قادیانی کی موت' دست اور قے اور وبائی ہیضہ سے ہوئی۔ دست اور قے کا اقرار مرزا بشیر احمد نے سیرۃ المہدی ص ۱۱۔۱۲ میں مرزا قادیانی کی اہلیہ کی زبان سے نقل کیا ہے اور "وبائی ہیضہ" کا اقرار مرزا قادیانی کی زبان سے میر ناصر نواب نے نقل کیا ہے۔ (دیکھو حیات ناصر ص ۱۴)

اگر مرزا طاہر کے خیال میں "وبائی ہیضہ" سے واقع ہونے والی موت "پاک موت" ہے تو اللہ تعالیٰ مرزا طاہر کو بھی یہ نعمت نصیب کرے۔

۱۱ ..."یہ کہتے ہیں کہ آپ نے نبی اور رسول اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ سچ ہے۔ اللہ سچوں پر رحمت فرمائے۔"

جواب: مرزا طاہر کا یہ سچ خالص جھوٹ ہے۔ کیوں کہ خود مرزا قادیانی کہتا ہے کہ "آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والا ملعون کذاب اور کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(دیکھئے مجموعہ اشتہارات ج۱ص ۲۳۰۔ ج۲ص ۲۹۷۔ آسمانی فیصلہ ص ۳)

نیز مرزا کہتا ہے کہ "میں نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا' جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں..... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں' جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے"۔ (دیکھئے ازالہ اوہام ص ۱۹۰' روحانی خزائن ص ۱۹۲ ج ۳)

اب یہ فیصلہ مرزا طاہر ہی کرسکتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے یا اس کا دادا۔

۱۲ ..."یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے متعلق حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ شادی کرتا ہے' اور تعلقات جنسی قائم کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے"۔

جواب: یہ جھوٹ مرزا قادیانی کے ایک نام نہاد صحابی قاضی یار محمد نے "اسلامی قربانی" میں مرزا کی زبان سے نقل کیا ہے کہ "کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔" (دیکھئے اسلامی قربانی ص ۱۲)

۱۳ ..." اور یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ برٹش تھا۔ اور برٹش ہونے کی حیثیت سے انگریزی بولتا تھا' میں کہتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے۔"لعنۃاللّٰہ علی الکاذبین"۔

جواب: یہ جھوٹ مرزا کے مجموعہ الہامات "تذکرہ" میں لکھا ہے۔:

"پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے' جس سے بدن کانپ گیا یہ (انگریزی) الہام ہوا۔ اس وقت ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا بول رہا ہے"۔

(دیکھئے تذکرہ طبع چہارم ص ۶۴)

۱۴ ..."کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر "کرس" کیا' میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے۔ لعنۃاللّٰہ علی الکاذبین"

جواب: مرزا طاہر خود علی الاعلان مرزا پر لعنت کرتا ہے۔ کیونکہ مرزا طاہر کہتا ہے کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت تھا۔ جب کہ مدعی نبوت کافر اور ملعون ہے۔ اسی طرح مرزا طاہر کا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود تھا اور مرزا قادیانی کہتا ہے کہ "جو شخص یہ تہمت میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے"۔ ظاہر ہے کہ مفتری اور کذاب ملعون ہوتا ہے۔

۱۵ ..."یہ کہتے ہیں کہ آپ نے دعویٰ کیا کہ تمام انبیاء سے بشمول محمد رسول اللہ ﷺ قیامت تک کے لئے آپ افضل ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے'لعنۃاللّٰہ علی الکاذبین"۔

جواب: یہ دعوے مرزا کی کتابوں میں موجود ہیں۔

آدم علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ:
(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن ص ۳۰۸۔ ۳۱۲ ج ۱۶)

نوح علیہ السلام سے افضل: (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷۔ روحانی خزائن ص ۵۷۵ ج ۲۲)

یوسف علیہ السلام سے افضل: (براہین پنجم ص ۷۶۔ روحانی خزائن ص ۹۹ ج ۲۱)

عیسیٰ علیہ السلام سے افضل: (حقیقۃ الوحی' روحانی خزائن ج ۲۲۔ ص ۱۵۲۔۱۵۹)

تمام انبیاء کے کمالات کا مجموعہ: (ملفوظات ص ۲۰۷۔ ج ۳)

مرزا کا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا: (تذکرہ طبع دوم ص ۳۴۶)

نیز یہ کہ مرزا کے زمانے کی روحانیت آنحضرت ﷺ کے زمانہ کی روحانیت سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ وغیرہ' وغیرہ۔

(دیکھو خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱۔ روحانی خزائن ص ۲۷۱۔ ج ۱۶)

فرمایئے یہ افضلیت کا دعویٰ نہیں تو اور کیا ہے؟

آخر میں قادیانی بھائی بہنوں سے نہایت خیر خواہی کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ صحیح اسلامی عقائد وہی ہیں جو آنحضرت ﷺ کے زمانے سے آج تک امت میں مسلم چلے آرہے ہیں' قبر اور حشر میں انہی عقائد پر نجات ہوگی' اگر آپ کو اپنے ساتھ ذرا بھی ہمدردی ہے تو مرزا طاہر کے دجل و فریب سے بچئے' قادیانیت سے توبہ کرکے آنحضرت ﷺ' صحابہؓ' تابعینؒ اور چودہ صدیوں کے ائمہ مجددینؒ کے عقائد اختیار کیجئے اور امت مسلمہ کے ساتھ مل جایئے' اور خوب یاد رکھئے کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرزا طاہر کا دجل و فریب اور غلط تاویلیں آپ کو کچھ کام نہ دیں گی۔ خدارا! اپنی قبر اور آخرت کی فکر کیجئے' یا اللہ! اپنے بندوں کے لئے ہدایت کے راستے کھول دے۔

●●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکرگڑھ کے روح رواں مولانا عبدالرحیم انتقال فرماگئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکرگڑھ کے روح رواں' مدرسہ تعلیم القرآن رحیمیہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالرحیم صدیقی انتقال فرماگئے' مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے قدیم مبلغین میں سے تھے۔ تحصیل علم کے بعد ملتان مجلس کے دفتر مرکزیہ تشریف لائے۔ اور فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ اور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ سے مرزائیت' رد مرزائیت کی کتب پڑھیں۔ اور جماعت سے وابستہ ہوکر بطور مبلغ سیالکوٹ' گوجرانوالہ' لاہور ڈویژن میں خوب کام کیا۔ چند سالوں سے شکرگڑھ میں حضرت امام الاولیاء حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ کے نام نامی سے منسوب مدرسہ تعلیم القرآن رحیمیہ قائم فرمایا۔ قرآن پاک اور دینی تعلیم میں خوب محنت و دل جمعی سے کام کررہے تھے۔ اپنے علاقہ میں جہاں بھی قادیانیت نے سر اٹھایا تو مرحوم ہمیشہ پہنچ جاتے مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ اور مرزائیت کی تردید کرتے۔ ہمیشہ مجلس کے کام کو اولیت دیتے تھے۔

ہر سال رمضان المبارک میں مرکزی دفتر ملتان میں مجلس کی رسید بک منگوا کر چندہ کراتے اور رقم خود ملتان حاضر ہوکر مجلس کے بیت المال میں جمع فرماتے۔ مفکر ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری مدظلہ سے ہمیشہ فرماتے کہ مجھے مجلس کا اعزازی مبلغ شمار کرنا میرے لئے یہی آخرت میں ذریعہ نجات بنے گا۔

شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ کو اپنے مدرسہ کے چندے کے سلسلہ میں کراچی آئے تھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش کراچی میں بھی تشریف لائے۔ تھوڑی دیر قیام فرمایا۔ فرمانے لگے کراچی دفتر کے رفقاء سے تعارف نہیں ہے مگر صرف دفتر میں حصول برکت کیلئے حاضری دی ہے دعا فرمائیں مولا کریم قبول و منظور فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' نائب امیر حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدظلہ' مولانا عبدالرحیم مدظلہ' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا بشیر احمد' حافظ محمد عابد' مولانا اللہ وسایا' مولانا خدابخش' مولانا محمد اسماعیل شجاع آباد' حافظ احمد عثمان' رانا محمد طفیل جاوید' جمال عبدالناصر اور مجلس کے رفقاء و کارکنان نے دونوں کی اچانک وفات پر گہرے دکھ و رنج کا اظہار کیا ہے مولا کریم ان کی بال بال مغفرت فرمائیں ار پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔

محمد رفیق صاحب کی وفات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے مخلص ساتھی اور حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے مرید خاص محترم یوسف علی صاحب کے والد گرامی محترم محمد رفیق صاحب کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد ۱۰ جولائی ۱۹۹۵ء بمطابق ۱۱ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کافی عرصہ سے دمہ و سانس کی بیماری میں مبتلا تھے۔ آپ کے فرزند محترم یوسف علی صاحب نے ان کے علاج معالجہ کی ہر ممکن کوشش کی مختلف ہسپتالوں میں داخل کرایا ڈاکٹروں اور حکماء سے علاج و مشورہ کرتے رہے مگر موت کا وقت مقرر ہے۔ یہ ذائقہ ہر کسی نے چکھنا ہے۔

مرحوم انتہائی نیک سیرت انسان تھے۔ علماء سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' نائب امیر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم' حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ' مولانا بشیر احمد' مولانا اللہ وسایا' حافظ محمد عابد صاحب' مولانا خدابخش' حافظ احمد عثمان' رانا محمد طفیل جاوید' جمال عبدالناصر اور مجلس کے دیگر رفقاء و کارکنان نے مرحوم کی وفات پر گہرے دکھ و رنج کا اظہار کیا۔ مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اہلِ مغرب کی یہ روش کیوں؟

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

یہ جدید عنوان نہایت فکر انگیز قابل توجہ اور تفصیلاً" قابل بحث ہے۔ اس لئے کہ ہر فرد یا معاشرہ کے مزاج، کردار، عملی روش کا کوئی پس منظر اور عوامل لازمی ہوتے ہیں جو کہ اس کے فکر و عمل کے باعث اور محرک ہوتے ہیں۔ لہٰذا آیئے ہم عالمی صیہونیت اور مسیحی کردار و روش کے متعلق حقائق کو تلاش کریں۔

یہودیت

یہودیت کا مزاج معلوم کرنے کے لئے ہمیں نئے سرے سے اتنی محنت اور جدوجہد کرنے کی چنداں ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ بائبل اور قرآن مجید اس سلسلہ میں تفصیلی اور قطعی معلومات فراہم کرچکے ہیں آپ ذرا محنت اور توجہ فرماکر مندرجہ بالا ماخذ سے مکمل آگاہی حاصل کرسکتے ہیں

عیسائیت

اس طبقہ کے مزاج میں ایک تو وہی یہودی طبع و مزاج کا کافی دخل و تاثیر پائی جاتی ہے بلکہ ان کے تمامتر مزاج اور فکری و عملی کردار میں مع کچھ دیگر عوامل کے وہی موروثی جراثیم اثر فرما ہیں۔

تجزیہ عوامل۔

ا۔ اثرات بائبل

بائبل بمعنی کتاب ۔توراۃ موسوی سے لے کر تواریخ و سلاطین، یرمیاہ، یسعیاہ، زبور وغیرہ متعدد کتب و رسائل انبیاء پر مشتمل ایک عجیب و غریب مختلف حالات و نظریات کا مجموعہ ہے اگرچہ یہ کتب و صحائف مختلف انبیاء و صالحین وغیرہ کی طرف منسوب ہیں (جبکہ یہ تمام نسبتیں بھی مشکوک ہیں) لیکن ان کے مجموعی مطالعہ سے عظمت الٰہی اور تقدس رسالت و نبوت کا کچھ بھی تاثر نہیں ملتا بلکہ نہایت نمایاں انداز میں ہر قسم کے جرائم اور بدعنوانیاں مقدس انبیاء و رسل کے کھاتے میں ڈال دیئے گئے ہیں مثلاً" کفر و شرک ارتداد و الحاد، دھوکا دہی، فراڈ، مکر و فریب، زناکاری اور بداخلاقی وغیرہ سنگین سے سنگین کوئی جرم ایسا نہیں ہوسکتا جو کہ بائبل مقدس میں انبیائے مقدسین کے نامہ اعمال میں نہ ڈالا گیا ہو اس لئے حاملین بائبل کا مزاج کسی اچھے جذبات اور کردار کا حامل نہیں ہوسکتا۔

نمبر۲۔ اناجیل کے حوالہ سے عیسائیت میں حکمرانی کا کوئی تصور نہیں ہے اور نہ کوئی ضابطہ قیادت اور پیشوائی پایا جاتا ہے وہاں تو صرف اتنا ہے کہ

"خداوند کی خاطر انسان کے ہر انتظام کے تابع رہو"

(پطرس ا، ۲)۱۳:

"ہر شخص اعلیٰ حکومتوں کا تابعدار رہے کیونکہ کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہو اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں پس جو کوئی حکومت کا سامنا کرتا ہے وہ خدا کے انتظام کا مخالف ہے اور جو مخالف ہیں وہ سزا پائیں گے رومیوں کے نام خط باب ۱۳۔

"پس تابعدار رہنا نہ صرف غضب کے ڈر سے ضرور ہے بلکہ دل بھی یہی گواہی دیتا ہے تم اسی لئے خراج بھی دیتے ہو کہ وہ خدا کے خادم ہیں اور اس خاص کام میں مشغول رہتے ہیں۔

سب کا حق ادا کرو جس کو خراج چاہئے۔ خراج دو۔ جس کو محصول چاہئے محصول دو۔

(رومیوں باب ۱۳)

ناظرین کرام ان اقتباسات سے صاف معلوم ہوا کہ مسیحیت میں حکومت کا کوئی تصور نہیں بلکہ شریف اور تابع فرمان رعایا بن کر رہنے کا حکم موجود ہے۔ تو جب ان کے مذہبی متن میں حکومت کا تصور ہی نہیں۔ تو یہ لوگ حکومت کے اہل کیسے ہوسکتے ہیں؟

اسی بناء پر آج تک عیسائیوں کی کوئی حکومت بھی صحیح اغراض و مقاصد پورے نہ کرسکی محض عوامی استحصال، ظلم و ستم اور بدعنوانیاں ہی ان کا مقدر رہا۔ اسی لئے جب خدائی حکومت (اسلامی) قائم ہوئی تو عیسائی عوام اسے رحمت خداوندی سمجھ کر لپک لپک کر اس کا استقبال کرتے تھے نیز دنیا کی مردود اور مطرود قوم یہود جسے کوئی حکومت ٹکنے نہ دیتی تھی ان کے لئے بھی اسلامی حکومتیں سایہ رحمت ثابت ہوئیں چنانچہ اندلس اور ترکیہ خلافت یہودیوں کیلئے سنہری زمانہ کہلاتا ہے جن میں انہیں ہر قسم کے معاشرتی حقوق اور انسانی احترام و وقار سے نوازا گیا لیکن افسوس صد افسوس یہ لوگ ان احسانات کا صلہ آج عالمگیر سطح سے اسلامی بغض و عداوت کی صورت میں دے رہے ہیں ایسے ہی ہندوستان کے

ہندو اسی مزاج کے حامل ہیں۔

۳۔ موجودہ عیسائی مذہبی متن اناجیل میں عیسائیوں کو دوسروں کیلئے کوئی عدل و انصاف اور ایثار و ہمدردی کا حکم نہیں ملتا۔ بلکہ اپنا صرف حصول مفاد کے لئے ہر ممکن حربہ اختیار کرنے کی تعلیم ملتی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

پولوس کہتا ہے کہ

"پھر اگر میرے جھوٹ کے سبب خدا کی سچائی اس کے جلال کے لئے زیادہ ظاہر ہوئی تو مجھ پر کیوں گنہگار کی طرح حکم ہوتا ہے اور ہم کیوں برائی نہ کریں تاکہ بھلائی ظاہر ہو۔ چنانچہ یہ تہمت ہم پر کی جاتی ہے" (کہ تم جھوٹ فریب کرتے ہو۔ ناقل) (خط رومیوں باب ۳ آیت ۷ ۸)

یہی سینٹ پال دوسری جگہ لکھتا ہے کہ

"میں یہودیوں کے لئے یہودی بنا تاکہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں۔ جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں ان کے لئے میں شریعت کے ماتحت بنا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا۔ بے شرع لوگوں کے لئے بے شرع بنا تاکہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں......

میں سب آدمیوں کے لئے سب کچھ بنا ہوا ہوں۔ (کرنتھیوں اول کے نام خط اول ۹ ۲۰ تا ۲۲)

ناظرین کرام! فرمایئے جس قوم کی مذہبی تعلیم یہ ہو وہ کہاں تک دوسروں کی خیر خواہ اور ہمدرد ہو سکتی ہے یہ مذہب تو نہ ہوا بلکہ یہ تو ایک بہروپ ہوا کہ حسب موقع و حالات بھیس بدل لیا۔ اسی تعلیم کے زیر اثر یہ قوم کبھی انسانیت کی ہمدرد اور خیر خواہ نہیں ہو سکتی صرف مفاد پرست اور نفس پرست ہو سکتی ہے انہوں نے کبھی کسی عہد کا پاس نہیں رکھا اور نہ ہی کوئی شرارت اور ایذا رسانی کا موقعہ ہاتھ سے جانے دیا ہے۔ عہد رسالت میں معاہدہ نجران تاریخ کا نمایاں واقعہ ہے کہ ان لوگوں نے برضا و رغبت رحمت عالم ﷺ سے معاہدہ کیا مگر موقعہ پاتے ہی اس کی خلاف ورزی کرنے لگے۔ اسی طرح بعد کے زمانہ میں کسی بھی اسلامی حکومت کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کی حتی الوسع پابندی نہ کر سکے۔ اندلس اور خلافت عثمانیہ کی تاریخ بھی ان کی غداریوں اور بدعہدیوں سے بھرپور ہے اور آج بھی یہ متعصب قوم اسی روش پر گامزن ہے۔ جب چاہا کسی معاہدہ کو نظر انداز کر دیا' جب چاہا کسی ملک کے اثاثے منجمد کر دیئے' رقم لے کر اسلحہ یا دیگر سامان (جیسے پاکستان کے ایف ۱۶ طیارے) روک لئے۔ جس ملک پر چاہا اقتصادی یا سیاسی پابندی لگا دی۔ غرضیکہ کسی بھی عہد معاہدہ کی پابندی کا احساس نہیں۔ جب چاہا کسی پر انتہا پسندی یا بنیاد پرستی کا الزام لگا کر بدنام کر دیا۔ کسی کو دہشت گرد اور حقوق انسانی کو تلف کرنے والا قرار دے دیا۔ وہی پرانی جاہلیت' درندگی اور بربریت پوری طرح ان میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ گویا ان لوگوں نے بچھو اور ناگ کا کردار ادا کیا ہے اور کر رہے ہیں جسے دودھ پلا پلا کر پالا گیا ہو لیکن وہ پھر بھی نیش زنی سے باز نہیں آتا۔

ان لوگوں کی بدفطرتی کی انتہا' بائبل کی ترجمانی' لکھا ہے کہ

"تم اپنے باپ دادا کے ایام سے میرے آئین سے منحرف رہے اور ان کو نہیں مانا تم میری طرف رجوع ہو تو میں تمہاری طرف رجوع ہوں گا۔ رب الافواج فرماتا ہے کہ لیکن تم کہتے ہو کہ ہم کس بات میں رجوع ہوں کیا کوئی آدمی خدا کو ٹھگے گا؟ پر تم مجھ کو ٹھگتے ہو اور کہتے ہو کہ ہم نے کس بات میں تجھے ٹھگا۔ وہ یکی اور ہدیہ میں۔ پس تم سخت ملعون ہوئے کیونکہ تم نے بلکہ تمام قوم نے مجھے ٹھگا۔"

(ملاحظہ ہو ملاکی نبی باب ۳ آیت ۷ تا ۹)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا اقتباس سے اس قوم کی سرشت واضح ہو گئی کہ یہ لوگ نسلی طور پر خدا کے باغی اور بدفطرت ہیں نہ یہ خدا کے وفادار اور نہ ہی مخلوق خدا کے' لہٰذا ان سے کسی قسم کے حسن سلوک' ایثار اور ہمدردی کی توقع رکھنا بالکل فضول

اکابر علماء دیوبند' مولانا عبیداللہ سندھیؒ' شاہ ولی اللہؒ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے۔

جمعیۃ علماء اسلام' جمعیۃ طلباء اسلام کے بیجز' سٹکرز' کی رنگ' لٹریچر' ٹیلی فون انڈکس' بٹوے' بال پوائنٹ' جھنڈے' عید کارڈ' لفافے' آئی ڈی کارڈ' کور' شیشہ سٹکر' ٹوپی بیج' سٹیل بیج' کاپی کور' تصاویر مولانا فضل الرحمٰن' مفتی محمود نیز دستور و منشور' تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں اور ویڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس' پمفلٹ' اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کی جے یو آئی' جے ٹی آئی کی ڈائری' کیلنڈر' پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ

امین بازار سرگودھا فون ۷۲۲۶۷۴

اور عبث ہے ان کے تمام نعرے اعلان سب دھوکا فریب اور محض مکاری و عیاری ہیں ان مکاروں نے نام نہاد اقوام متحدہ کے مرکزی دفتر واقع نیویارک کی پیشانی پر یہ لکھ رکھا ہے سائن بورڈ لگا رکھا ہے کہ

" اور وہ بہت سی امتوں کے درمیان عدالت کرے گا اور دور دراز کی زور آور قوموں کو ڈانٹے گا اور وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں اور اپنے بھالوں کو ہنسوے بنا ڈالیں گے اور قوم پر قوم تلوار نہ چلائے گی اور وہ پھر کبھی جنگ کرنا نہ سیکھیں گے۔

(میکاہ ۴) ۳:

اپنے خدا کو ٹھگنے کے لئے ان عالمی ڈاکوؤں اور مکاروں نے بائبل کی اس آیت کو اپنا عنوان اور مقصد قرار دے کر یہ عالمی ادارے قائم رکھے ہیں مگر آپ ذرا توجہ فرمائیں کیا مندرجہ بالا اقتباس کے مندرجات پر عمل ہو رہا ہے مظلوم کی حمایت ہو رہی ہے؟ اپنے مفادات کو نظر انداز کر کے اقوام عالم کو امن و سکون کی خیرات بانٹی جا رہی ہے؟ یا محض دھوکا دہی کے تحت اقوام عالم کو معاشی اور اقتصادی بیڑیاں پہنا کر ان کو ذبح کیا جا رہا ہے محض جبر و استحصال کیلئے یہ تمام ناٹک رچایا گیا ہے؟ بھلا اپنے خدا کو ٹھگنے والے اس کی بھولی بھالی مخلوق سے کیا خیر گزاریں گے لہٰذا ان عالمی ٹھگوں سے بچئے۔

حسد و کدورت

قوم یہود میں یہ علت نمایاں طور پر پائی جاتی ہے چونکہ یہود اپنے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت کی بنا پر خدا کی خیر و برکات کا واحد مستحق سمجھتے تھے اس بنا پر وہ اپنے آپ کو خدا کے محبوب اور برگزیدہ تصور کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ نبوت و رسالت کے محیط و مرکز صرف اور صرف ہم ہی ہیں لیکن جب یہ شرف ان کی مسلسل بغاوت و سرکشی کی بنا پر اولاد اسمٰعیل کی طرف منتقل ہوا اور خاتم الانبیاء ﷺ حضرت قیدار بن اسمٰعیل کی نسل سے عرب میں مبعوث ہوئے تو یہ لوگ حسد کی آگ میں جل بھن کر رہ گئے۔ چنانچہ قرآن مجید نے اس کا واضح تذکرہ بمع تحقیق جواب نقل فرمایا ہے۔

فرمایا "ام یحسدون الناس علیٰ ما اتاھم اللہ من فضلہ فقداتینا آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واتینا ھم ملکا عظیما"

(النساء آیت ۵۴)

ترجمہ : یا یہ لوگ دوسرے لوگوں (عربوں) پر حسد کرتے ہیں اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل (نبوت و کتاب) سے نوازا۔ تو بے شک ہم نے اولاد ابراہیم ہی کو کتاب و حکمت سے نوازا ہے (کسی غیر کو نہیں) اور ہم نے انہیں (پہلے بھی) بڑے اقتدار سے نوازا تھا (سلیمان و داؤد کو)

یعنی ہم نے جو آل ابراہیم ہی کو کتاب و حکمت سے نوازنے کا وعدہ فرمایا تھا تو ہم نے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو تاج ختم المرسلین ﷺ پہنا کر اس عہد کی خلاف ورزی نہیں فرمائی کیونکہ یہ نبی معظم ﷺ بھی تو اولاد ابراہیم ہی سے ہیں لہٰذا ہمارے معاہدہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اس لئے تمہارا یہ حسد و کدورت محض بے محل ہے تمہارے لئے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ اس خاتم المرسلین ﷺ کی پیروی کرلو۔

دوسری جگہ فرمایا

ودکثیر من اھل الکتاب لویردونکم من بعد ایمانکم کفارا" حسدا" من عند انفسھم من بعد ماتبین لھم الحق۔

(البقرہ آیت ۱۰۹)

ترجمہ: بہت سے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) نے یہ چاہا کہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے قلبی حسد کی وجہ سے اس کے بعد کہ ان کے سامنے حق واضح ہو چکا ہے۔

یعنی یہ حسد و بغض کسی دلیل یا غلط فہمی کی بنا پر نہیں بلکہ ہر حقیقت واضح ہو جانے کے بعد ان سے صادر ہو رہا ہے جو کہ انتہائی غیر معقول اور اصول دیانت و انصاف کے منافی ہے یہ لوگ بجائے فوری قبول حق کے الٹا مخالفت اور مزاحمت کربستہ پر ہو گئے

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وضاحت

انتقال شرف و فضیلت بنی اسرائیل کی تمثیل بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ

"یسوع نے ان سے کہا کہ کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ

جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔

(انجیل متی باب ۲۱ آیت ۴۳ تا ۴۴)

ملاحظہ فرمایئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کس صفائی سے واضح فرمایا کہ خالق کائنات تمہاری بدکرداری کی بنا پر تمہیں اعزاز نبوت و شرف سے محروم کر کے یہ شرف و مرتبہ اس امت کو دینے والا ہے جو اس کی فرماں بردار ہو اور حق عبودیت ادا کرے۔ پھر فرمایا کہ یہ انتقال مرتبہ و اعزاز بظاہر تمہاری نگاہ میں بڑا تعجب انگیز ہے لیکن خدا اسے کر کے رہے گا وہ راہنمائے عالم ﷺ ایسی شان و شوکت کا مالک ہو گا کہ اس سے ٹکرانے والا ٹکڑے ٹکڑے ہو گا۔ اور جس کے خلاف وہ شہنشاہ عالم ﷺ برسرپیکار ہو گا اسے نیست و نابود کر دے گا۔

ملاحظہ فرمایئے کہ قوم یہود کے اس حسد و بغض کا اظہار قرآن مجید اور انجیل مقدس کیسے توافق سے

ایک تجربہ کار معمر حافظ قاری کی فوری ضرورت ہے

بچوں کو حافظ بنانے کا پانچ سالہ تجربہ ہو۔ اہل و عیال کے ساتھ کراچی میں مقیم ہو۔

معقول تنخواہ مع ضروری سہولیات مکمل کوائف کے ساتھ پتہ ذیل پر رجوع کریں۔

بیت العلم عقب بیت المکرم، گلشن اقبال، بلاک ۸، پلاٹ نمبر ST9E متصل الحمد مسجد

فون ۴۶۳۰۶۸، ==۴۹۱۳۵۵۰

واضح کر رہے ہیں۔ ان کا یہی مرض قلبی ان کو اس روش و کردار پر آمادہ کر رہا ہے جس کی اصلاح ناممکن ہے لہٰذا ایسے حاسدین سے کنارہ کشی ہی میں عافیت ہے یہ لوگ قیادت عالم کے کسی صورت میں مستحق نہیں ان کے تمام منصوبے محض اپنی بالادستی اور چودھراہٹ قائم کرنے کے لئے ہیں خوب سمجھ لیں۔

تعصب و عناد کے پتلے اور مجسّمے

مذہب اور خدائی تعلیمات کی بنیادی قدریں' ایثار و ہمدردی اور احسان ہیں جس فرد یا قوم میں یہ اوصاف نہ ہوں گے وہ کسی بھی سطح پر کسی قیادت یا ذمہ داری کے اہل نہیں ہو سکتے۔ چونکہ یہودیت اور ان کے گماشتے عیسائی فطری طور پر قدیم متعصب اور ہمدردی و ایثار سے بالکل ناواقف محض ہیں لہٰذا یہ وحشی قوم عالمی قیادت کی اہل نہیں۔ یہودیوں کا بغض و تعصب تو واضح ہے آپ ذرا عیسائی طبقہ کا بغض و عناد اور تعصب و جہالت کے کرشمے بھی ملاحظہ فرمایئے۔

عیسائی تعصب و عناد

یہ بات بالکل واضح ہے کہ ایک نام یا صفت دوسری زبان کی ترجمانی میں اکثر تبدیل ہو جاتی ہے ایک نام یا لفظ انگریزی زبان میں ایک صورت میں ہو گا مگر وہی لفظ فرانسیسی' جرمن یا اور کسی یورپی یا ایشیائی زبان میں دوسری شکل میں ہو گا حتیٰ کہ ناموں کا بھی یہی حال ہے جیسے یوسف نام انگلش میں جوزف بولا جاتا ہے۔ یعقوب کو جیکب اور یسوع کو جیسس' لفظ انجیل کو انگریزی میں گاسپل کہتے ہیں اردو میں وہی انجیل یا اس کا ترجمہ خوشخبری' دوسری زبانوں میں خدا جانے اس کا کیا کیا نام بدل جاتا ہے۔ مگر یہ قوم اتنی تنگدل اور متعصب ہے کہ یسوع کو انگریزی میں تو جیسس کہیں گے مگر عربی میں عیسیٰ کہنے پر فوراً" بھڑک اٹھیں گے کہ ہمیں یہ لفظ قابل قبول نہیں۔ کیوں جی؟

اس لئے کہ یہ قرآن نے استعمال کیا ہے۔ قرآن والا عیسیٰ کچھ اور ہے اور بائبل کا یسوع . معنی نجات دہندہ کچھ اور ہے۔ یہ ہے ان لوگوں کا تعصب اور تنگدلی' پادری صاحبان اگر تمہیں عربی میں عیسیٰ منظور نہیں تو انگریزی کا جیسس کیوں منظور ہے۔ نہیں صاحب اور فرمایئے اگر تمہیں عیسیٰ منظور نہیں تو پھر تم نے اسے اپنی فارسی اور پشتو بائبل میں کیوں استعمال کیا ہے؟ وہاں ہر جگہ عیسیٰ ہی آیا ہے۔ دیکھ لیجئے۔ مزید برآں آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے کے عیسائی لٹریچر میں یہی قرآنی لفظ عیسیٰ ہی استعمال کرتے رہے ہو۔ وہ کیوں؟ اور اب کیوں نہیں؟

اور دیکھئے یہ لوگ عربی زبان میں لفظ اللہ پر بھی ناک منہ چڑھاتے ہیں کہ یہ تو قرآن نے استعمال کیا ہے زیادہ سے زیادہ یہ صفاتی نام ہے ذاتی نہیں کیونکہ اصل نام یہوواہ ہے۔

بندہ عرض کرتا ہے کہ لفظ اللہ صفاتی نہیں بلکہ ذاتی نام ہے۔

اگر تمہیں قرآن کا یہ علم ذاتی منظور نہیں تو پھر تم نے فارسی کا لفظ خدا کس اصول پر استعمال کر لیا۔ آخر وہ فارسی تعبیر ہے یہ عربی ہے۔ اگر عربی منظور نہیں تو فارسی بھی ترک کر دو دونوں میں وجہ ترجیح و امتیاز کیا ہے؟

پادری صاحبان اگر تمہیں یہ اللہ منظور نہیں تھا تو پھر تم نے اپنے عربی بائبل میں ہر جگہ کیوں استعمال کیا ہے بلکہ اردو بائبل میں بھی کتاب خروج میں یہ لفظ اللہ موجود ہے دیکھیے باب ۳۱ و ۳۵' تواریخ اول ۶:۴۸ وغیرہ اب فرمایئے کدھر بھاگو گے؟

صاحبان اصل بات یہ ہے کہ اسلام اور اس کے متن قرآن مجید سے بغض و عداوت کے مریض ہو دیکھئے ہمیں لفظ یہوواہ یا ہندوؤں کا رام منظور نہیں تو نہ ہمارے قرآن میں یہ آیا نہ حدیث و سیرت' تاریخ اور دیگر کسی کتاب میں حتیٰ کہ ہمارے محاورہ میں بھی یہ لفظ رائج نہیں ہے اگر تمہیں منظور نہ تھا تو تم نے اپنے مذہبی متن میں کیوں استعمال کیا؟

حضرات گرامی یہ ہے ان لوگوں کا تعصب تنگدلی اور بغض و عناد کی ایک جھلک۔

اب فرمایئے یہ لوگ عالمی قیادت بلکہ معمولی قیادت کے بھی لائق ہو سکتے ہیں ایک طرف ان کے **نیو ٹسٹمنٹ** میں لکھا ہے کہ خدا کسی کا طرف دار نہیں اور دوسری طرف یہ لوگ ہر قسم کی جانبداری' طرف داری اور تعصب کو اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں۔

ناظرین کرام مندرجہ بالا حقائق کی بنا پر یہ لوگ کبھی بھی انسانیت کے ہمدرد اور خیر خواہ نہیں ہو سکتے ذاتی مفادات قومی بلکہ نسلی تعصب سے خالی نہیں ہو سکتے لہٰذا یہ جو کچھ بھی ہوں ہوتے رہیں ہم ملت اسلامیہ کو ان کے دھوکے میں آکر ان پر انحصار ہرگز نہ کرنا چاہئے یہ سونے کے بن کر بھی دکھائیں مگر ان کی اصلیت اور فطرت ہرگز نہیں بدل سکے گی۔

ہمیں اپنے رب پر توکل و بھروسہ رکھتے ہوئے اور اپنے ذرائع و وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے خود اپنا تشخص بنانا اور قائم کرنا ہو گا ورنہ بھیڑوں کے رکھوالے بھیڑیوں سے کبھی خیر اور فلاح و بہبود کی توقع نہیں ہو سکتی۔ اے امت محمدیہ آج بھی وقت ہے موقعہ ہے کہ ہم خدا رسول ﷺ پر بلکہ مشاہدہ و تاریخ پر اعتماد کرتے ہوئے ان بین الاقوامی لٹیروں اور ڈاکوؤں سے ان بھیڑ نما بھیڑیوں سے ان فاختہ نما شکروں سے ان بلخ نما گدھوں سے پلہ چھڑا کر اپنے خالق حقیقی سے وابستہ ہو جائیں جیسے کہ ہمارے آباء و اجداد اس روش پر چل کر دنیا کے امن افروز ہادی اور پیشوا بنے تھے۔ یاد رکھئے جو تاریخی مشاہدہ اور تجربہ سے سبق نہیں لیتا وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا آج تک اسلام اور اہل اسلام کے آثار تہذیب و تمدن اور امن سکون تو مل سکتے ہیں مگر ان عالمی قزاقوں کے آثار آپ کو خوردبین سے ڈھونڈے بھی نہ ملیں گے۔

یاایها الناس قدجاءکم برهان من ربکم وانزلنا الیکم نورا" مبینا" ○ فاما الذین آمنو باللّٰه واعتصموا به فسیدخلهم فی رحمة منه و فضل ویهدیهم الیه صراطا" مستقیما (:۱۷۵)

●●

محمد اعظم بختیار

الکشاف پرنٹرز

پرنٹرز' پبلشرز' کمپیوٹر کمپوزر

اینڈ جنرل آرڈر سپلائیرز

فون نمبر ۵۱۲۸۶۷' دکان نمبر ۳۲۳ حکیم سنٹر

عبداللہ ہارون روڈ صدر کراچی

دہشت گردی کا معلم کون؟

مولانا سید محمد واضح رشید ندوی
ترجمہ:۔ مولانا معصوم رضا ابن نور

بین الاقوامی میگزین "اکونومسٹ" ایک کثیر الاشاعت رسالہ ہے جو پوری دنیا کی سیاسی‘ اقتصادی اور سماجی صورت حال سے متعلق مضامین اور رپورٹوں پر مشتمل ہوتا ہے انہی مسائل میں وہ مسئلہ بھی شامل ہے جسے مغربی میڈیا "اسلامی بنیاد پرستی" کا نام دیتا ہے چند ماہ پہلے اس مجلّہ نے اسلامی بیداری کے متعلق نظریات و خیالات اور اس پر یورپ کے رد عمل کے موضوع پر مقالات کا ایک سلسلہ شائع کیا تھا۔ ان تجزیاتی مضامین میں جہاں اسلامی بیداری میں اضافہ اور اس کے ایک جدید قوت ہونے کا اعتراف کیا گیا ہے وہیں اس کے سدباب کرنے اور یورپ کے لئے اس سے پیدا شدہ خطرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

مذکورہ مجلّہ نے ۱۸‘ ۲۴ مارچ ۱۹۹۵ء کے شمارے میں اپنے سرورق پر افغانی لباس میں ملبوس ایک مسلم نوجوان کی تصویر شائع کی ہے جو نماز پڑھ رہا ہے‘ اس کے داہنی جانب طاق پر قرآن کریم کے چند نسخے رکھے ہوئے ہیں اور اس کی جانماز سے کچھ فاصلے پر رائفل نظر آرہی ہے۔

اس تصویر سے یہ تصور دینا مقصود ہے کہ بندوق‘ قرآن اور نماز کے درمیان ایک قسم کا ارتباط ہے گویا یہ تینوں اسلامی ذہن کے عناصر ہیں۔

اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ قرآن کریم مذہب اسلام کا اولین مصدر و منبع ہے‘ اور نماز ایمان عقیدہ کے بعد اسلام کا دوسرا رکن ہے‘ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ اسلامی زندگی ایک فراخ اور کشادہ زندگی ہے۔ جو تعلیمات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا پرتو ہے اور قرآن کریم وہ دستور حیات ہے جو تعلیمات و ہدایات ربانیہ اور احکامات الٰہیہ پر مشتمل ہے جن کا بنیادی موضوع عقیدہ صادقہ‘ اعمال صالحہ اصلاح معاشرہ اور ہدایت عامہ ہیں۔ دراصل یہ قرآن رشد و ہدایت کی وہ عالمگیر اور مسلم بالشان کتاب ہے جو اعلیٰ انسانی اقدار اور اخلاق فاضلہ کی تعلیم دیتی ہے اور اس کائنات ارضی میں انسان کے خلیفہ ربانی ہونے کی حیثیت سے اس کے فرض منصبی کی تعیین کرتی ہے۔ جہاں تک جہاد کا سوال ہے تو اس کے کچھ آداب‘ اصول و ضوابط ہیں درحقیقت قرآن کی اثر آفرینی کے خوف اور اسلام کے تئیں بغض و عداوت اور نفرت و حقارت کے جذبات ہی نے کینہ پرور دشمنان اسلام کو ان مصادر پر طعنہ زنی کرنے اور انہیں سرچشمہ درندگی و حیوانیت قرار دینے پر آمادہ کیا ہے ورنہ واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کتاب حق و صداقت اور پیغام علم و حکمت ہے۔ جو تلقین حق‘ رہنمائی‘ صبر اور عمل صالح کی دعوت دیتا ہے۔ علم و دانش‘ مکارم اخلاق اور کائنات میں پھیلی ہوئی خدا کی نشانیوں پر غور و خوض کرنے پر ابھارتا ہے اور بغاوت و سرکشی اور ناشکری و ناسپاسی سے روکتا ہے اور اس راستہ کو اختیار کرنے والوں کے انجام سے ڈراتا ہے اور یہی اس کا بنیادی مضمون ہے۔ وہ انسان صالح کا تصور پیش کرتا ہے۔ اللہ کے مقبول بندوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

"وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما"۔

ترجمہ آیت:

اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے جاہلانہ گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں۔

(الفرقان ۲۵‘ ۶۳)

قرآن کریم نے اس مثالی اور قابل صد رشک انسان کی خصوصیات و علامات بیان کرتے ہوئے مزید کہا کہ یہ مرد مومن امر حق کے علاوہ دیگر امور میں کسی بھی ایسے ذی روح کی جان نہیں لیتا ہے جسے خدائے ذوالجلال والاکرام نے حرام قرار دیا ہے۔ نہ ہی بہتان تراشی و جعل سازی کرتا ہے اور نہ ہی اسراف و فضول خرچی یا بخل کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ وہ تو صبر جمیل اور اعمال صالحہ کا پیکر ہوتا ہے اسی طرح قرآن کریم نے مثالی زندگی کے آداب و قواعد کو انتہائی شرح و بسط اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے جو انسانیت کی خوش بختی و نصیب آوری کا سبب ہیں اور جن سے خیر و صلاح‘ محبت و شفقت اور سکون قلب کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ قرآن کریم دشمنوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تلقین کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

"ولا یجرمنکم شنآن قوم علی ان لا

تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ۔"

آیت کا ترجمہ:

"اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو' انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے۔" (المائدۃ(۵):۸)

اسی طرح قرآن کریم میں غیر اللہ کے آستانوں پر جبیں سائی کرنے والوں کو ایذا رسانی و تکلیف دہی سے بھی روکا گیا ہے۔ فرمان باری ہے:

"ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم۔"

اور جن لوگوں کو یہ مشرک خدا کے سوا پکارتے ہیں ان کو برانہ کہنا کہ یہ بھی کہیں خدا کو بے ادبی سے بے سمجھے برا (نہ) کہہ بیٹھیں۔ (الانعام(۶):۱۰۹)

لیکن کینہ پرور و حاسدین اسلام قرآن کے متعلق صرف اتنا ہی جانتے ہیں کہ وہ ایک ایسی کتاب ہے جو جنگ و جدل اور قتل و خونریزی کا حکم دیتی ہے حالانکہ اگر وہ جہاد و قتال کی آیتیں شمار کریں اور ان آیتوں کی بھی تعداد معلوم کریں جو پاکیزہ اخلاق و آداب' عفو و کرم' رحمت و مغفرت' امر بالمعروف' عمل صالح' احسان و خدا ترسی اور ناحق قتل کو نگاہ حقارت و مذمت سے دیکھنے کی دعوت دیتی ہیں تو وہ یقیناً" موخر الذکر آیتوں کو قتال کا حکم دینے والی آیتوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ پائیں گے۔ اسی طرح ظلم و جور اور دست درازی و دراندازی کی تردید کرتے ہوئے قرآن کریم احتیاط و پیش بندی اور اعتدال و میانہ روی کی دعوت دیتا ہے اور صبر و ثبات اور عفو و کرم گستری کو ترجیح اور فوقیت دیتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

"وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین"

آیت کا ترجمہ:

اگر تم ان کو تکلیف دینا چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی۔ اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت اچھا ہے۔

(النحل(۱۶):۱۲۶)

درحقیقت مسلمانوں کو جہاد و قتال کی جو اجازت دی گئی ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ان پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے۔ ان سے جنگیں لڑی گئیں اور ان کے عہد و پیمان کو پامال کیا گیا لیکن اس اجازت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو حدود سے تجاوز کرنے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ انہیں جنگ کے حدود و آداب کی رعایت اور پاس و لحاظ کا حکم دیا گیا۔ تاریخ نے بہت سی ایسی جنگوں کو زینت قرطاس بنایا ہے۔ جو ان حقوق و آداب کے پاس و لحاظ کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اور جن جنگوں میں ان آداب و ضوابط کی

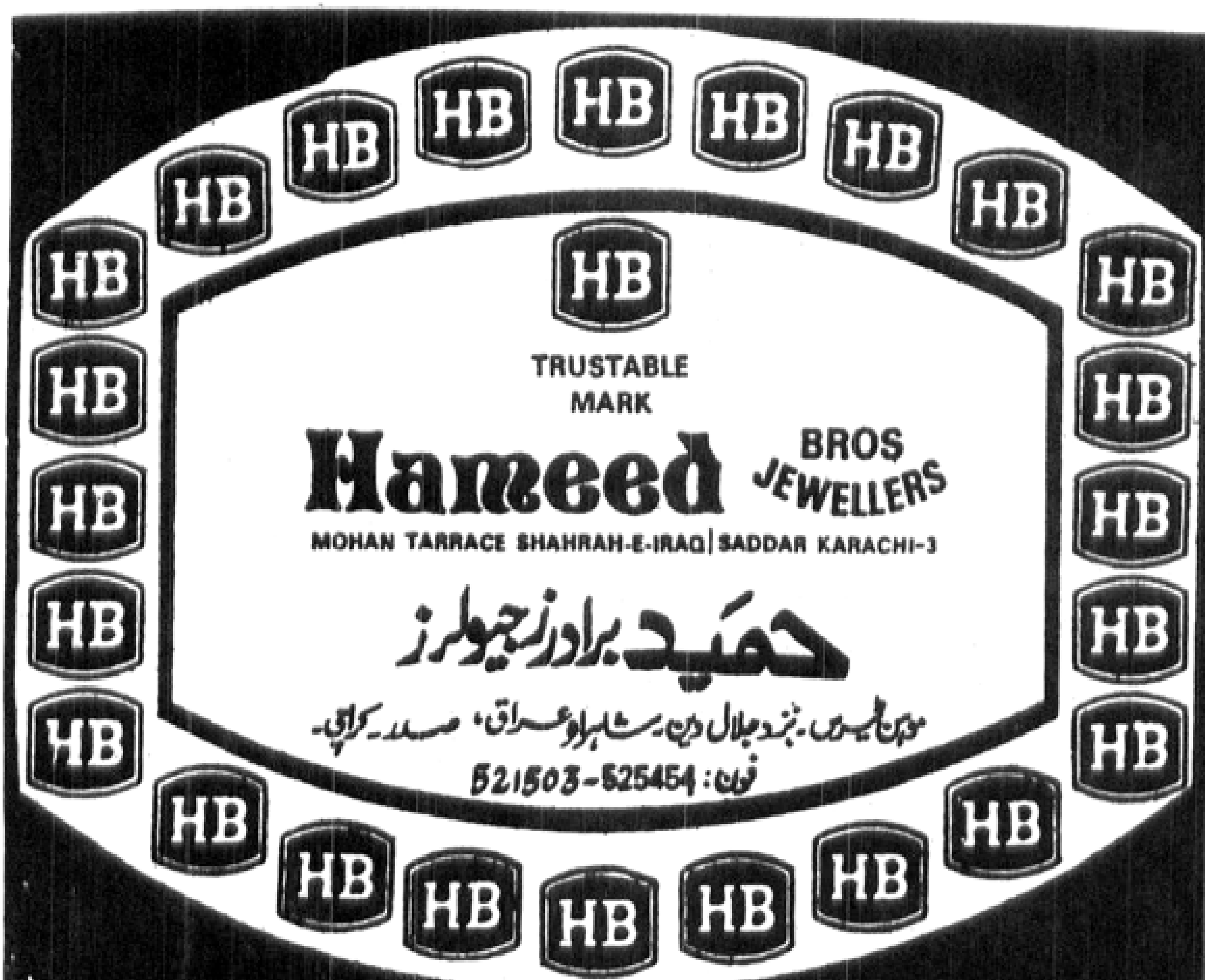

خلاف ورزی کی گئی ہے ان کا تعلق در حقیقت مخصی امور سے ہے' جن کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ موجودہ زمانہ مطلوبہ اغراض و مقاصد کے حصول کی خاطر جملہ حقوق و آداب انسانیت تمام اخلاقی قدروں سے رو گردانی کررہا ہے اور ان تمام مسائل و ذرائع کو حلال اور مباح تصور کرتا ہے جو اپنی مطلوبہ منفعت کے حصول میں معاون ہوں' خواہ یہ منفعت بے شمار انسانوں کی ہلاکت و خونریزی' کھیتوں اور جائدادوں کی تباہی تمام قابل احترام چیزوں کی پامالی و بیخ کنی سے حاصل ہو اور اپنے حقیر ترین نفع کیلئے جنگ کے شعلے بھڑکانے پڑیں لیکن اس پر کوئی احتجاج نہیں احتجاج ہے تو اسلام' قرآن کریم اور دیگر دینی کتابوں پر درندگی و تشدد کا درس دینے کی الزام تراشیاں کی جاتی ہیں تو قرآن کریم پر اس لئے کہ لوگ قرآن کی اخلاقی تعلیمات سے چشم پوشی کرتے ہیں' قرآن کی تاثیر و دلکشی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ جو بھی قرآن پڑھتا ہے اور تعصب کی عینک اتار کر تلاش حق کی نیت سے اس کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ اس کتاب برحق پر ایمان لائے بغیر نہیں رہ پاتا نیز اسے یہ دولت عرفان و آگہی بھی نصیب ہوتی ہے کہ قرآن درحقیقت بنی نوع انسان کیلئے مژدہ ہدایت اور پیغام علم و حکمت ہے' اس کتاب نے جہاں ماضی میں کفار و مشرکین کو اپنے طلسمی شکنجوں کا فدائی و اسیر بنالیا تھا' وہیں آج بھی یہ کتاب یورپ کی فضاؤں میں پروان چڑھنے والی دانشمندان جہاں اور شیدائیان علم و ثقافت کی ایک معتدبہ تعداد کو مسحور کررہی ہے' جو حضرات جلیل القدر فلاسفہ اور یورپین مفکرین کے دخول اسلام کی رپورٹیں پڑھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ انہیں شاہراہ حق پر لانے میں قرآن کریم نے کتنا اہم رول ادا کیا ہے۔

کینہ رکھنے والے و حاسدین اسلام کی اسلام کے تئیں دہشت و سراسیمگی اس کے انتہائی سرعت کے ساتھ پھیلنے نیز صاحبان عقل و حکمت کا دل موہ لینے اور تشکیل ذہنی کے سلسلے میں قرآن کریم کے حد درجہ موثر ہونے کی بنا پر بدترین اور بھیانک نفرت و حقارت کی صورت اختیار کرگئی ہے جو ان کے اسلام کے بالکلیہ انکار کا بنیادی سبب بنی۔ یہی وہ نفسیات تھی جس نے سرزمین ہندوستان میں بعض معاندین اسلام کو قرآن کریم کے خلاف اس الزام کے تحت عدالت میں مقدمہ دائر کرنے پر آمادہ کیا کہ یہ تشدد و بربریت اور قتل و خون آشامی کا درس دیتا ہے ان لوگوں نے ان آیات کا جو حکم قتال پر مشتمل ہیں اور مختلف مقامات پر آئی ہیں انتخاب کیا اور ان کو ان کے سیاق و سباق اور مخصوص پس منظر اور احوال و کوائف سے الگ کرکے ان کی تشریح کی لیکن عدالت کے منصف حضرات ان کے مقابلہ میں کہیں زیادہ دور اندیش و باریک بین تھے۔ لہٰذا انہوں نے اس مقدمہ کو خارج کردیا۔

اسی خوف نے دنیا کے بعض حلقوں کو دینی کتابوں کے خلاف اعلان جنگ کرنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے مدارس اسلامیہ کے متعلق بھی شکوک و شبہات پیدا کئے اور ان پر تشدد اور کٹرپن کی تعلیم دینے کا الزام لگایا اس سے ان کی ناواقفیت اور مغرب کی اندھی تقلید کا ثبوت ملتا ہے کیوں کہ یہ کتابیں عقیدہ کی اصلاح اور اخلاق حسنہ و آداب جمیلہ کی تعلیم دیتی ہیں۔ وہ مروت و انسانیت' خیر و صلاح اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے اصول بیان کرتی ہیں جو مغرب کے مادی اور خود غرضانہ و عیاشانہ تمدن سے میل نہیں کھاتیں۔

عصر حاضر میں سامراجیت از سرنو اپنی زندگی کا آغاز کررہی ہے اور بعض اسلامی ممالک پر دوبارہ اقتدار و تسلط کے حصول کیلئے پر تول رہی ہے۔ بعض مغربی اہل قلم اور مغرب سے مرعوب ذہن قرآن کریم' احادیث نبویہ اور دیگر دینی کتابوں کے بارے میں وقتاً "فوقتاً" زہر افشانی کرتے رہتے ہیں اور انہیں موجودہ زمانہ میں تشدد و بربریت کے پھیلنے کا ذمہ دار و جوابدہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہی اہل قلم جب اسلام مخالف عناصر کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف تشدد برتا جاتا ہے تو خاموشی اختیار کرلیتے ہیں۔ اور ان اشتعال انگیزیوں اور جارحانہ کارروائیوں سے تجاہل عارفانہ کا مظاہرہ کرتے ہیں جن کا مسلمان مختلف ملکوں میں سامنا کررہے ہیں۔

مسلمانوں پر تشدد کی تہمت لگائی جاتی ہے لیکن اس حقیقت سے انکار کیا جاتا ہے کہ مسلمان خود تشدد کا شکار ہیں اور ان کو ان کی غلط تصویر پیش کرکے ان کے مذہب کی تعلیمات کو بگاڑ کر غلط تصور دے کر ستایا جارہا ہے۔ بعض جگہوں میں ان کو اپنے دفاع پر مجبور کیا جاتا ہے اور بعض جگہ غلط عناصر کو تربیت دے کر ان کی صفوں میں داخل کیا جاتا ہے تاکہ ان پر الزام لگایا جاسکے۔ اگر تحقیق کی جائے تو ثابت ہوگا کہ اکثر مسلح جدوجہد کرنے یا تشدد اختیار کرنے والے یورپ ہی کے تربیت یافتہ ہیں اور ان کو اسلحہ وہیں سے ملے ہیں یورپ دنیا میں ایک دوسرے سے برسرپیکار گروہوں کو اسلحہ سپلائی کرتا ہے۔ یہ یورپ ہی ہے جو ایسے مسائل پیدا کرتا ہے جن سے جنگ کے شعلے بھڑکیں دو عالمی جنگیں یورپ ہی میں ہوئیں طویل سرد جنگ یورپ ہی کے ملکوں میں جاری رہی۔ اسلام کو زبردستی دشمن قرار دے کر اس کے خلاف جنگ خود یورپ نے چھیڑی۔ ناٹو اور .C.I نے اپنی طاقت اسلام کے خلاف صرف کرنے کا اعلان کیا۔ افریقہ اور ایشیاء میں رونما ہونے والے نسلی تصادم کے واقعات کے پیچھے یورپ ہی کا ہاتھ نظر آئے گا۔ اسی لئے وہ ان اندوہناک واقعات کے سامنے تماشائی کا موقف اختیار کرتا ہے یورپ و امریکہ کے تعلق سے ہم نے جو کچھ کہا اس کی تصدیق ۲۶ مئی ۱۹۹۵ء کو قومی آواز میں شائع ہونے والے ایک جائزہ سے ہوتی ہے جس کا انکشاف نیویارک کے ایک ادارہ کے جائزہ سے ہوا ہے جس میں واشنگٹن ۲۵ مئی سرحدی تصادمات اور نسلی فسادات زیادہ تر ملکوں میں لڑائی امریکی ہتھیاروں سے ہورہی ہے ص ۸ پر پوری

باقی ص ۲۲ پر

دوسری قسط

فلسفۂ ختم نبوت

حاصل کلام یہ ہے کہ رب العالمین کی ربوبیت کاملہ نے کائنات ہست و بود میں قانون ارتقاء کو جس طرح نافذ فرمایا ہے اس کا تقاضایہ ہے کہ عقل و شعور انسانی کے حد بلوغ پر پہنچ جانے کے باوجود اس کی ترقی کا سلسلہ تاابد جاری رہے اور اس میں ایسی پابندی یا روک نہ ہونی چاہئے جس سے اس کی صلاحیتوں کے نشو و ارتقا کا سد باب ہو جائے اور دوسری جانب پیغام حق کا جو سلسلہ نبوت و رسالت (بذریعہ وحی الٰہی) عالم کی رشد و ہدایت کے لیے عطا ہوا ہے وہ بھی حد کمال و تمام پر پہنچ جانے کے باوجود فطرت کے قانون ارتقاء کے مطابق نہ کمال سے نقص کی جانب رجوع کرے کہ حقیقت ظل اور بروز کے پردہ میں مستور ہو کر رہ جائے اور نہ ربوبیت حق کے اس عطاء و نوال اور بخشش کا ہی سد باب ہو جائے جو رشد و ہدایت کے عنوان سے معنون اور عالم انسانی کی حقیقی راہنما ہے اس لیے طریقہ یہ رکھا گیا کہ جب انسان اپنے عقل و شعور میں حد بلوغ تک پہنچ گیا یا اس کے سامان پوری طرح مہیا ہو گئے تب نبوت و رسالت کو بھی بہ حد کمال و تمام پہنچا کر ختم کر دیا گیا اور اعلان کر دیا گیا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

ترجمہ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت (نبوت و رسالت) کو پورا کر دیا۔

مگر رشد و ہدایت کو رہتی دنیا تک اس طرح باقی رکھا کہ آخری پیغمبر کے ذریعہ جو آخری پیغام کامل و مکمل بن کر آیا وہ اساس و بنیاد قرار پائے اور نت نئی مادی ترقیات کے ساتھ ساتھ اس کا فیضان علم بھی درخشاں و تاباں رہے اور یہ خدمت علماء حق کے سپرد ہو۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کو کلام معجز نظام نے اس انداز میں بیان کیا ہے۔

فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول

مولانا حفظ الرحمان سیوہاروی ؒ

(ترجمہ) اگر تم کسی معاملہ میں اختلاف کرو تو اس اختلاف کو اللہ اور اس کے پیغمبر محمد ﷺ کی جانب رجوع کرو۔

ظاہر ہے کہ اگر نبوت و رسالت محمد ﷺ پر پہنچ کر کامل نہ ہوتی اور اس کا سلسلہ کمال نبوت ہی کی شکل میں آگے بڑھتا رہتا تو یہ نہ کہا جاتا کہ محمد ﷺ کی جانب یعنی ان کے ارشادات حق کی جانب رجوع کرو بلکہ خطاب یہ ہوتا کہ تم اللہ کی جانب اور جو نبی تم میں موجود ہو اس کی جانب رجوع کرو اس لیے نبوت و رسالت کو ظل و بروز کی اصطلاحوں کی آڑ میں باقی رکھنے کی کوشش کرنا قانون فطرت اور دین حق کے صریح خلاف اور باطل ہے' چنانچہ اس حقیقت کو نمایاں کرنے کے لیے قرآن حکیم نے کئی جگہ مختلف معجزانہ خطابات کو اختیار کیا ہے ایک جگہ ارشاد ہے۔

واوحی الی ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ

(ترجمہ) اور میری جانب اس قرآن کی وحی کی گئی تاکہ اس کے ذریعہ میں تم کو (بری باتوں سے) ڈراؤں اور ان تمام لوگوں کو بھی جن کو (رہتی دنیا تک) یہ قرآن پہنچے۔

اور دوسری جگہ ہے۔

وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین (انبیاء)

(ترجمہ) اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔

اور ایک جگہ ہے۔

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیدا (فتح)

(ترجمہ) اللہ وہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول (محمد ﷺ) کو ہدایت اور دین حق دے کر تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے اور اللہ اس کے لیے بطور گواہ کافی ہے۔

اور ایک جگہ ارشاد ہے۔

یا یھاالذین آمنو اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (نساء)

(ترجمہ) اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (محمد ﷺ) کی اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں سے اولی الامر ہیں۔

اس آیت میں صاف طور پر یہ کہہ دیا گیا ہے کہ اب انسانی رشد و ہدایت کے لیے صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ اللہ کی اور محمد ﷺ کی اطاعت کی جائے اور محمد ﷺ کے علاوہ اب کسی نبی و رسول کی اطاعت کا سوال نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا آخری طریقہ یہ ہے کہ تم میں سے جو صاحب امر ہوں (علماء مجتہدین خلفاء حق) ان کی پیروی کرو۔

ان آیات بینات کے علاوہ قرآن حکیم نے جن آیات میں خدا کی کتابوں یا رسولوں پر ایمان لانے کی ہدایت کی ہے وہاں یہ کہ کر ماانزل الیک وما

انزل من قبلک' آمنوا باللہ و رسولہ والکتاب الذی نزل علیٰ رسولہ والکتاب الزی انزل من قبل' کہ محمد ﷺ اور ان سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور قرآن اور اس سے قبل کی کتابوں پر ایمان لاؤ اس حقیقت کو نمایاں کیا اور ابھارا ہے کہ جہاں تک پیغمبر اور کتاب اللہ پر ایمان لانے کا تعلق ذات اقدس' قرآن حکیم اور اس سے قبل کے نبیوں' رسولوں اور کتابوں کا ہے اور یہ صرف اس لیے کہ یہ سلسلہ آگے بشکل نبوت و رسالت اور وحی الٰہی نہیں چلے گا بلکہ محمد ﷺ کی رسالت ہی بہ حد کمال پہنچ کر قیامت تک بلا فصل باقی اور جاری رہے گی۔ اور قرآن حکیم کامل و مکمل دستور ہدایت بر کر ہمیشہ اس کے لیے زندہ شہادت دے گا۔

حق تعالیٰ کی جانب سے وخاتم النبیین کا جو منصب جلیل ذات اقدس (ﷺ) کو عطا ہوا ہے عقل و نقل دونوں اعتبار سے ایک اور صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ محمد ﷺ آخر انبیاء و رسل ہیں اور نبوت و رسالت کا سلسلہ آپ پر پہنچ کر ختم ہو گیا۔

تاج العروس کے علاوہ تمام معتبر اور مشہور عربی لغات ناطق ہیں' کہ خاتم بفتح تا ہو یا بہ کسرہ تا' آخر شئی' اس کے حقیقی معنی ہیں اور جب کسی شخصیت کے لیے بولا جائے تو' آخر القوم' مراد ہوتے ہیں۔ اس لیے آخر الانبیاء و الرسل ہونا ذات اقدس ﷺ کی وہ خصوصیت ہے جس میں دوسرا کوئی شریک و سہیم نہیں۔

یہ درست ہے کہ خاتم بمعنی مہر بھی حقیقی معنی ہیں اور یہی نہیں ان دونوں کے ماسوا اس لفظ کے چند اور معانی بھی حقیقی ہیں لیکن اطلاقات ہی اس کو ظاہر کر سکتے ہیں کہ ان ہر دو حقیقی معنی میں سے کون سے معنی بر محل ہیں مثلاً" جب آپ ہاتھ میں انگشتری پہنے ہوئے ہوں اور اس پر آپ کا نام کندہ ہو' اس وقت اگر کہا جائے کہ خاتمک فی انملک تو اس وقت خاتم بمعنی مہر حقیقی معنی ہوں گے لیکن اس لفظ خاتم کو اگر کسی انسان پر اطلاق کریں تو اس وقت خاتم معنی آخر حقیقی معنی ہوں گے اور خاتم القوم یا خاتم الانبیاء تب ہی صحیح ہو گا کہ آنے والا شخص قوم کا آخری فرد یا نبیوں کا آخری نبی ہو اور اس حقیقی اطلاق کی موجودگی میں مجازی معنی تب ہی قابل اعتنا ہوں گے کہ یا حقیقی معنی اس مقام پر ناممکن الاستعمال ہوں اور یا مجازی معنی حقیقی معنی سے مغائر و متضاد نہ ہوں بلکہ اس کے ساتھ پوری مطابقت رکھتے ہوں۔

تب یہ بات واضح اور صاف ہے کہ اگر کوئی شخص بلاغت قرآن اور اعجاز نظم قرآنی کے خلاف بلکہ عربیت کے علم اصول کے خلاف آیت کریمہ خاتم النبیین میں خاتم کے حقیقی معنی ترک کر کے بلحاظ اطلاق مجازی معنی مہر کے لیتا ہے تب بھی مجازی معنی اور مفہوم وہی صحیح اور لائق توجہ ہو سکتے ہیں جو حقیقی معنی آخر سے متبائن اور متخالف نہ ہوں اور نبیوں کی مہر کا یہ مطلب ہو گا کہ جس طرح کسی تحریر یا کسی شئے کے ختم پر مہر' اس لیے لگائی جاتی ہے کہ اس پر تحریر یا شئے کا اختتام ہو گیا اور اب کسی بھی اضافے کی گنجائش باقی نہیں رہی اسی طرح ذات اقدس ﷺ انبیاء و مرسلین کے سلسلہ کے لیے مہر ہیں کہ اپ کے بعد اب فہرست انبیاء و رسل میں کسی اضافہ کی گنجائش نہیں رہی اور اس سلسلہ پر مہر لگ گئی اور جس طرح کاغذ یا لفافہ پر مہر ثبوت ہے اس امر کا کہ اب اس کے بعد کسی مضمون یا لفظ و جملہ کی توقع عبث ہے اسی طرح نبیوں کی مہر اس کے لیے کھلی دلیل ہے کہ اب کسی اضافہ کی توقع محال ہے پس مہر' بہ اطلاق مجاز کے اس مفہوم کو چھوڑ کر اگر کسی خاص عومہ کی بناء پر یہ معنی مراد ہوں کہ ذات اقدس ﷺ نبیوں کے لیے مہر ہیں کہ جس طرح کوئی کاغذ یا تحریر جب ہی مستند ہوتی ہے کہ اس پر ذمہ دار شخصیت کی مہر ثبت ہو اس طرح کوئی نبی یا رسول نہیں بن سکتا جب تک آپ اس کے لیے مہر تصدیق نہ بن جائیں' تو یہ مراد دو وجہ سے باطل ہے اول اس لیے کہ یہ مفہوم حقیقی معنی آخر' کے متضاد و متبائن ہیں۔ دوئم اس لیے کہ ہزاروں یا لاکھوں انبیاء علیہم السلام جو ذات اقدس ﷺ کے زمانہ بعثت سے قبل اس کائنات ارضی پر معبوث ہو چکے اپنی اپنی امت کے زمانہ میں ان کی نبوت غیر مستند اور ناقابل قبول رہی اس لیے کہ ان کی نبوت تصدیق کنندہ مہر ان کی بعثت سے ہزاروں یا سینکڑوں برس کے بعد آئی جبکہ وہ اپنے اپنے فرض منصبی سے سبکدوش ہو چکے تو اب بے سود و بے فائدہ۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ آپ کے بعد جو نبی آئیں گے ان کے لیے آپ مہر ہیں تو یہ ترجیح بلا مرجح کیوں؟ کہ ہزاروں لاکھوں انبیاء و رسل کے لیے تو مہر نہ بنے اور بعد میں انے والوں کے لیے مہر قرار پائے اور اگر یہ مطلب ہے کہ اگلوں اور پچھلوں سب ہی انبیاء و رسل کے لئے مہر تصدیق ہیں تب بھی اگلوں کے لیے مہر ہونا بے کار رہا کہ ان کے وقت نبوت گزر جانے کے بعد مہر تصدیق پہنچی۔

علاوہ ازیں یہ احتمالات خود ساختہ اور ظنی ہیں اور کسی ایک احتمال کے یقینی ہونے کی بھی قرآن میں صراحت موجود نہیں ہے تو پھر حقیقی اطلاق کو ترک اور حقیقی سے مطابق مجازی مفہوم سے روگردانی کے بعد ایسے احتمالات جو حقیقی مفہوم کا حق نہ ادا کرتے ہوں باطل نہیں تو اور کیا ہیں؟

پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ قرآن کا حکیمانہ طریق استدلال یہ ہے کہ وہ ایک مقام پر جو بات کہنا چاہتا ہے اس کو متعدد جگہ مختلف اسالیب بیان کے ساتھ اس طرح ادا کر دیتا ہے کہ ایک آیت دوسری ایت کی خود ہی تفسیر بن جاتی اور حقیقت حال روشن ہو کر سامنے آجاتی ہے اس حقیقت کو مفسرین نے اسطرح ادا کیا ہے کہ القرآن یفسر بعضہ بعضا یعنی قرآن کا بعض حصہ دوسرے بعض حصہ کی خود تفسیر کر دیتا ہے چنانچہ یہی صورت حال یہاں بھی موجود ہے وہ یہ کہ قرآن حکیم اسلام کی خوبی بیان کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

(ترجمہ) آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے

لیے اسلام کو دین کی حیثیت میں پسند کر لیا۔

آیت کریمہ کو ایک مرتبہ خوب غور سے پھر پڑھیئے اور دیکھئے کہ اس جگہ نہ خاتم ہے اور نہ خاتم کہ اس کو معرض بحث میں لاکر خود ساختہ احتمالات پیدا کر لیئے جائیں۔ بلکہ یہاں صاف صاف کہا گیا ہے کہ جو دین اسلام وجود انسانی کے ساتھ ساتھ رشد و ہدایت کا مرکز بنا ہوا ہے اس کو آج کامل اور اس نعمت دین کو تمام کر دیا گیا' اور ظاہر ہے کہ کامل کا مقابل ناقص اور تمام کا متوازی ناتمام ادھورا ہوتا ہے یعنی ایک چیز آہستہ آہستہ ترقی پذیر تھی اور رفتہ رفتہ اس حد پر پہنچ گئی جس کے بعد اب ترقی کا خاتمہ ہے اس لیے کہ وہ کامل و مکمل ہو کر سامنے آگئی جس کے بعد ناقص یا ناتمام کے دہرانے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔

سو اگر یہ صحیح ہے کہ اسلام' دور محمدی ﷺ پر پہنچ کر ہی کامل اور تمام ہوا ہے تو بلاشبہ آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کے یہی معنی صحیح ہو سکتے ہیں محمد ﷺ اسی دین کے پیغمبر ہیں جو کائنات انسان کی ابتداء سے ہی رشد و ہدایت انسانی کا فرض انجام دے رہا ہے اور خدا کا پسندیدہ ہے ولکن رسول اللہ اور انسانیت کی مادی ترقی کے ساتھ ساتھ وہ بھی روحانی مدارج ارتقاء طے کرتے ہوئے آج 'کامل' اور 'تمام' ہو گیا اور اب کسی جدید پیغام کی حاجت نہیں رہی اور جب جدید پیغام کی ضرورت نہیں ہے تو اب نئے پیغمبر کی بھی ضرورت خود بخود باقی نہیں رہی اور رہتی دنیا تک یہی کامل پیغام اور پیغمبر انسانی دنیا کے لیے کافی اور بس ہے و خاتم النبیین۔

لہذا حقیقی اطلاق لیجئے یا مجازی خاتم کے معنی اور مفہوم میں "آخر" ہونے کا تصور غیر منفک اور لازم ہے اور اس کے خلاف جو کچھ بھی ہے وہ باطل ہے۔

آیت کریمہ کا شان نزول اگرچہ ایک خاص واقعہ سے تعلق رکھتا ہے لیکن اپنے مفہوم و معنی کے لحاظ سے ہمہ گیر اور غیر موقت ہے اور عربیت اور نقل و روایات دونوں لحاظ سے ایک ٹھوس حقیقت کا اظہار کرتی ہے۔

اس آیت کے تین حصے ہیں ایک میں کہا گیا ہے کہ محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اس لیے کہ آپ کی اولاد ذکور حیات مستعار کو پورا کر چکی اور آپ صلبی بیٹا نہیں رکھتے اور اسلام میں لے پالک "متبنیٰ" بے معنی رسم ہے اور اس سے دوسرے کا بیٹا گود لینے والے کا بیٹا نہیں بن جاتا اور اس کے احکام حاصل نہیں کر لیتا تو ایسی شکل میں زید رضی اللہ عنہ کو محمد ﷺ کا بیٹا کہنا ہر طرح غلط ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم مگر اس سے یہ احساس پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ جب آپ مردوں میں سے کسی کے صلبی باپ نہیں ہیں تو امت کے ساتھ کس طرح آپ کو شفقت پدری ہو سکتی ہے حالانکہ امت سابقہ و سالفہ میں انبیاء و رسل اپنی اپنی امتوں کے بیشتر صلبی باپ بھی رہے ہیں اور روحانی باپ بھی۔ یہ احساس اس لیے نہیں ہونا چاہیئے کہ اگرچہ آپ امت مرحومہ کے صلبی باپ نہیں ہیں تو نہ ہوں مگر روحانی باپ تو ہیں جیسا کہ ہمیشہ انبیاء و رسل اپنی اپنی امتوں کے روحانی باپ ہوتے ہیں بلکہ روحانی باپ کا رشتہ و رابطہ تو صلبی باپ سے بھی ۲ ہزار بار درجہ بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ وہ مادی و روحانی دونوں تربیتوں کا کفیل و مربی ہے اس لیے دوسرے نبیوں اور رسولوں کی طرح آپ بھی خدا کے رسول ہیں ولکن رسول اللہ یہ ایت کا دوسرا حصہ ہے۔

پھر بات اسی حد پر پہنچ کر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ امت مرحومہ کے لیے اس سے بھی بلند و بالا یہ بشارت ہے کہ آپ سے قبل جس قدر بھی روحانی باپ (انبیاء و رسل) گزرے ہیں علیٰ قدر مراتب ان میں امت کے لیے شفقت و رحمت کا جذبہ محدود رہا ہے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کے گذر جانے کے بعد دوسرا روحانی باپ (نبی یا رسول) مبعوث ہو کر امت پر میری ہی طرح یا مجھ سے زیادہ شفقت و تربیت کا حق ادا کرنے والا ہے لیکن ذات اقدس ﷺ کی یہ شان رفیع ہے کہ آپ صرف اللہ کے رسول ہی نہیں بلکہ آخر الانبیاء والرسل ہیں جن کے بعد کسی نبی اور رسول کی بعثت کی ضرورت نہیں رہی اس لیے کہ دین کامل ہو گیا

خوشخبری

قرآنی آیات کے شان نزول پر نادر کتاب

شان نزول جلد اول دوم

مولف= محمد طارق شمسی بن حضرت مولانا شمس الحق صاحب (استاذ حدیث جامعہ دار العلوم کراچی)

کتاب حاصل کرنے کیلئے رجوع کریں

محمد طارق شمسی مدرس مدرسہ ابتدائیہ و ثانویہ جامعہ دار العلوم کراچی نمبر ۱۴

پوسٹ کوڈ ---- ۷۵۱۸۰

اور خدا کی نعمت پوری ہوگئی ایسی صورت میں تم اندازہ کرسکتے ہو کہ اس کی شفقت و رحمت کا کیا ٹھکانا ہوگا' جو مربی یہ سمجھتا ہو کہ اب اگلوں کی طرح اس کے بعد دوسرا کوئی مربی آنے والا نہیں ہے کہ امت پر اپنی رحمت نچھاور کرے' اب تو رہتی دنیا تک اس کی آغوش تربیت وا رہے گی اور اسی کی نبوت و رسالت کا غیر منقطع سلسلہ جاری رہے گا۔

وخاتم النبیین

خلاصہ یہ کہ محمد ﷺ کی شان مبارک اس خصوصی امتیاز کی حامل ہے کہ اس کی بعثت کے بعد کسی نبی یا رسول کی بعثت کی حاجت باقی نہیں رہی اور اس طرح یہ حقیقت بھی روشن ہوگئی کہ ذات اقدس ﷺ اس امر کے باعث نہیں ہیں کہ انہوں نے نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کردیا بلکہ جب خدا تعالیٰ کو منظور ہوا کہ اب یہ سلسلہ نبوت و رسالت اس ارتقائی منزل پر پہنچ گیا ہے کہ آخری پیغام بن کر کامل و تمام ہوجائے' تو ذات اقدس ﷺ کو اس نے چن لیا اور بلا شرکت غیرے ان کو یہ منصب عظمٰی عطا فرمایا وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم پھر کسی نادان کا یہ کہنا کہ اگر آپ آخر الانبیاء و الرسل ہیں تو یہ آپ کی منقبت نہیں بلکہ نقص ہے کہ آپ اس رحمت کے لیے سد باب ثابت ہوئے جو نبوت و رسالت کے عنوان سے جاری تھی۔

اس نادان کا یہ خیال اسی طرح فاسد ہے جس طرح اس شخص کا خیال جس نے ایک محفل میں شرکت کی اور دیکھا کہ جو معزز مہمان بھی آتا ہے اس کا پرجوش استقبال ہوتا ہے اور اس سے محفل کی رونق میں اضافہ ہوتا جاتا ہے مگر جب اس نے دیکھا کہ ایک شخص ایسا بھی آپہنچا جس کو سب نے حاصل محفل سمجھ کر نہ صرف پرجوش استقبال ہی کیا بلکہ تمام محفل کا سرتاج کہا اور اس کے بعد محفل اپنا کام کرکے ختم ہوگئی تو یہ نادان بہت کڑھا اور پچھتانے لگا کہ کاش یہ حاصل محفل نہ بنتا اور محفل اسی طرح بجی سجائی رہتی اور مہمانوں کی آمد کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہتا۔

ٹھیک اسی طرح محمد ﷺ کے آخر الانبیاء والرسل ہونے پر یہ نادان اپنے فساد خیال کا اظہار کررہا اور باطل تاویلات کے درپے ہورہا ہے یضل بہ من یشاء ویھدی بہ من یشاء

قرآن عزیز نے اکثر مقامات پر 'نبی' اور 'رسول' کے ایک ہی معنی لیے ہیں جس کو اردو میں پیغمبر سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن خاص خاص مقامات پر وہ نبی اور رسول میں فرق بھی کرتا ہے اس فرق کو علماء اسلام نے یوں ظاہر کیا ہے کہ نبی عام ہے اور رسول خاص یعنی خدائے تعالیٰ جس شخصیت کو وہ ہم کلامی کا شرف عطا فرماتے ہیں وہ نبی کہلاتا ہے کیونکہ لغت میں نبی خبر دینے والے کو کہتے ہیں۔ گویا جو شخص خدا سے براہ راست لے کر بندگان خدا کو اس کے احکام کی خبر دے وہ نبی ہے قطع نظر اس امر کے کہ اس کو جاوید کتاب یا جدید شریعت عطا کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو لیکن جب خدا نے ہم کلامی کے منصب کے ساتھ اس شخصیت کو کتاب جدید یا شریعت جدیدہ بھی عطا کی ہو تو اس کو رسول کہتے ہیں چنانچہ اس مقام پر قرآن حکیم نے اسی فرق و امتیاز کو معجزانہ اسلوب کے ساتھ ظاہر کیا ہے وہ کہتا ہے کہ جہاں تک گذشتہ انبیاء ورسل کی فہرست کا تعلق ہے اس فہرست میں آپ کا منصب صرف 'نبی' نہیں بلکہ رسول ہے اور خود قرآن اس کے لیے شہادت جاوید ہے اور جبکہ وہ پیغام الٰہی کے سلسلہ میں آخری پیغمبر ہیں تو اس جگہ یہ یقین کرلینا چاہئے کہ وہ صرف مستقل رسولوں کے ہی آخر نہیں ہیں بلکہ سرتاسر سلسلہ نبوت کے لیے آخر ہیں تاکہ ظاہر ہوجائے کہ جب وہ خاتم الانبیاء ہیں تو خاتم الرسل بدرجہ اولیٰ واتم ہیں کیونکہ جب عام ہی کا وجود مفقود ہے تو خاص کا وجود کس طرح کتم عدم سے ظاہر ہوسکتا ہے وخاتم النبیین اور اسی نمایاں حقیقت کو خود ذات اقدس ﷺ نے ایک طویل صحیح حدیث میں برہان قاطع کے طور پر ظاہر کیا ہے۔ لانبی بعدی میرے بعد اب کسی نبی کی بعثت نہیں ہے ان

مفت مشورہ پھیکے گال، پتلا کمزور جسم، فون 690840 690850

کمزور چہرے کے ڈنٹ۔ جسم کو موٹا، مضبوط۔ طاقتور۔ سمارٹ۔ خوبصورت بنانے کیلئے۔ پرانے درد نزلہ۔ کھیرا۔ دمہ۔ بخار۔ چھوٹی چھاتی و قد کو بڑھانے کے لیے

مردانہ۔ زنانہ۔ امراض۔ گنجاپن۔ گرتے بال۔ دمہ۔ اٹھرا کیلئے

بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے۔ گیس معدہ۔ درد پیٹ کیلئے بواسیر۔ فالج۔ یرقان۔ موٹاپا۔ کمزور پٹھے۔ بلڈ پریشر، اٹھرا۔ رحم۔ جگر۔ مثانہ کیلئے

پرانی خارش۔ چھپاکی خون کی خرابی۔ پیشاب کی مرض گردہ۔ مثانہ کے پتھری کے لیے

چہرے کے کیل چھائیاں۔ نسوانی حسن۔ قد بڑھانے کیلئے

پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اس کی قیمت ضرور ارسال کریں

پتہ: حکیم بشیر احمد بشیر محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900 رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولانبی بلا شبہ رسالت اور نبوت دونوں ختم ہوگئے پس میرے بعد نہ رسول ہیں اور نہ نبی ختم بی الانبیاء علیھم الصلوۃ والسلام مجھ پر انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام کے سلسلہ کا خاتمہ ہوگیا انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی میرانام عاقب ہے جس کے بعد نبی کی بعثت نہیں ہے وختم بی النبیون اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم ہوگیا۔
(مسند احمد' ترمذی' مسلم' بخاری وغیرہ)

••

اخبارِ ختم نبوّت

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں اہم اجلاس۔ ہفت روزہ "ختم نبوت" اور انتظامی امور کے حوالے سے اہم تبدیلیاں۔ نئے عہدے داران کا اعلان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر میں ۲۲ جولائی کو ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں تمام عہدے داران اور اہم جماعتی کارکنان نے شرکت کی۔ یہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر اور شبان ختم نبوت کراچی کے مرکزی امیر حضرت مولانا مفتی منیر احمد اخون دامت برکاتہم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ حضرت مفتی صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام اور اس کی ضرورت کے بارے میں فرمایا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے برصغیر میں نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنے آپ کو مہدی اور مسیح اور پھر اس سے بڑھ کر اپنے آپ کو "محمد رسول اللہ" قرار دیا تو برصغیر کے تمام علماء کرام نے اس کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا۔ تمام علماء کرام اس وقت متفق تھے اور آج تک ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی گستاخ رسول ہے' اس کے تمام ماننے والے گستاخ رسول اور واجب القتل ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا مرزا طاہر احمد قادیانی آج کل اپنے دادا کی پیروی میں تبلیغ قادیانیت کا کام انجام دے رہا ہے اور اس کے لئے وہ ڈش انٹینا کو استعمال کررہا ہے۔ آج مسلمانوں کو بالخصوص اور تمام انسانوں کو بالعموم اس فتنے سے بچانے کی ضرورت ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے ختم نبوت کے کام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اسے جنت حاصل کرنے کا آسان ذریعہ قرار دیا۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ ختم نبوت کا کام کریں گے ان شاء اللہ ان کو قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ ان لوگوں کو ان شاء اللہ دنیا میں بھی ہر قسم کی مشکل اور پریشانی سے اللہ پاک بچائے گا۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اور آپ کو اس مقدس کام کیلئے قبول فرمایا ہے۔ اس کام کو براہ راست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کام سے نسبت ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے ختم نبوت کا کام کیا اور جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والے لعین مسیلمہ کذاب کو جہنم رسید کرنے کیلئے مسلمانوں کا ایک لشکر روانہ کیا جس نے مسیلمہ کذاب کے ناپاک وجود سے دنیا کو پاک کیا۔ حضرت مفتی صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی کے بارے میں لندن میں شائع ہونے والے ایک جریدے کے حوالے سے بتایا کہ عیسائیوں نے تمام دنیا میں کام کرنے والی مذہبی جماعتوں کی کارکردگی کا ایک جائزہ شائع کیا کہ کون سی مذہبی تنظیم اپنے کام کو سرانجام دینے میں کس نمبر پر ہے۔ اس جائزے میں تبلیغی جماعت کو اپنے فعال کردار کی وجہ سے پہلے نمبر پر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس کی بہترین کارکردگی کی بنا پر دوسرے نمبر پر قرار دیا گیا۔ اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کراچی دفتر میں ہونے والے ترقیاتی کام سے اجلاس کے شرکاء کو آگاہ کیا اور بتایا کہ کراچی دفتر کو اس کے شایان شان بنانے میں ان شاء اللہ کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے گی۔ حضرت نے جائز ذرائع ابلاغ کو دینی کاموں کیلئے استعمال کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا کہ اگر حق اپنی صلاحیتوں کو اس محاذ پر استعمال نہیں کرے گا تو باطل کو حق کے خلاف کام کرنے کا موقع مل جائے گا۔ حضرت مفتی صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی انتظامی سرگرمیوں کا بھی خصوصیت سے ذکر کیا اور آئندہ کام کو مزید فعال کرنے کیلئے سپروائزر کی حیثیت سے مظہر احمد خان صاحب کو مقرر کیا جو براہ راست مفتی صاحب کے زیر نگرانی کام کریں گے۔ ہفت روزہ "ختم نبوت" عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے زیر انتظام شائع ہوتا ہے اس کے ایڈیٹر پہلے ہی سے مولانا حسین احمد نجیب صاحب ہیں البتہ نائب ایڈیٹر کی حیثیت سے مفتی حسن علی منصور صاحب کی باقاعدہ تقرری ہوئی۔ ہفت روزہ "ختم نبوت" کے سرکولیشن منیجر کی حیثیت سے عبداللہ ملک صاحب کا تقرر ہوا۔ پریس ریلیزر کی حیثیت سے اطہر عظیم کو مقرر کیا گیا جو اردو انگریزی اخبارات کی خبروں کے علاوہ ہفت روزہ "ختم نبوت" کے شعبہ "اخبار ختم نبوت" اور شعبہ اشتہارات کے بھی نگران ہوں گے۔ اجلاس میں اس بات کا فیصلہ ہوا کہ آئندہ دفتر کی تمام کارروائی سے اخبارات کو بذریعہ پریس ریلیز مطلع کیا جائے گا۔ آخر میں حضرت مفتی صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حویلی لکھا کے زیر اہتمام جامعہ مسجد ربانیہ اہلحدیث میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۱۴ر اپریل بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس کی صدارت متحدہ جمعیت اہلحدیث کے راہنما چاچا محمد شریف نے کی اور تلاوت قاری ممتاز نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض عبدالرزاق مجاہد شجاع آبادی مبلغ ضلع اوکاڑہ نے سرانجام دیئے کانفرنس کی کامیابی کے لئے عبد الرزاق مجاہد اوکاڑہ سے اور حاجی اللہ دتہ قصور سے سات شب روز مصروف عمل رہے۔ جبکہ مقامی سطح پر چاچا محمد شریف صاحب حکیم سعید صاحب غلام مصطفیٰ بلوچ نے بھرپور تعاون کیا کانفرنس قریب وساوے والا آبائی گاؤں میاں منظور احمد وٹو وزیر اعلیٰ پنجاب یہاں گذشتہ سال نومبر میں قادیانیوں کی طرف سے سالانہ جلسہ کے جواب میں تھی۔ جبکہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے قادیانی باپ کی نگرانی ہیں دو روز تک جاری رہا اس کے خلاف مولانا سید امیر حسین گیلانی کی قیادت' سرکردگی میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ عبد الرزاق مجاہد پر مشتمل ایک وفد ایس پی اوکاڑہ سے درخواست دی اور قادیانیوں کے خلاف آئین پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت کارروائی کا مطالبہ کیا لیکن وہ درخواست سرخ فیتہ کی نظر ہو گئی۔ بہر حال کانفرنس میں مسلمانان حویلی لکھا۔ وساوے والوں کے جذبات دینی تھے۔

کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مرکزی جناب حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہاں قادیانیوں نے جلسہ کیوں کیا جب کہ ہم نے ربوہ (صدیق آباد) میں جلسہ نہیں کرنے دیا مزید خطاب کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ قادیانیت کے متعفن لاشے کو آنجہانی ظفر اللہ خاں قادیانی کی وزارت خارجہ ایم۔ ایم۔ احمد کی منصوبہ بندی فائدہ نہیں پہنچا سکی تو منظور احمد وٹو کی وزارت عالیہ بھی فائدہ نہیں دے سکے گی وہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کر رہے تھے کہ وہ اپنے قادیانی باپ کو آئین قانون کا پابند بنائیں ورنہ اگلے الیکشن میں وہ اپنی قادیانیت نوازی کی وجہ سے کامیاب نہیں ہو سکیں گے مجاہدین ختم نبوت ان کا بھرپور تعاقب کریں گے اور آئندہ انہیں انشاء اللہ وزیر اعلیٰ هاؤس کی ہوا بھی نصیب نہ ہوگی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک ختم نبوت کے لئے مسلمانان برصغیر کی سو سالہ طویل جدوجہد کامیابیوں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضور ﷺ کی ذات گرامی نہ صرف مسلمانان پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے نکتہ اتحاد ہے انہوں نے کہا تھا کہ جب بھی مسلمانوں نے اتحاد کیا ہے کامیابیوں نے ان کے قدم چومے ہیں انہوں نے کہا کہ آج پھر گنبد خضریٰ سے ایک مرتبہ بلند ہو رہی ہے کہ میرے نام لیوا میری عزت و ناموس کے لئے اکٹھے ہو جائیں اور میری عزت و ناموس کے تحفظ کے قانون کی حفاظت کریں' ورنہ داستان تک نہ ہوگی تمہاری داستانوں میں پیروانہ ختم نبوت حاجی اللہ دتہ مجاہد قصوری نے اپنے خطاب میں قیام پاکستان سے لے کر اب تک ہونے والی ملک و ملت کے خلاف قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی قادیانیت نوازی اور منافقانہ پالیسوں کو طشت ازبام کیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اوکاڑہ کے مبلغ عبد الرزاق مجاہد شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں کہا عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہمارا ایمان ہے اور ختم نبوت کا تحفظ کرنا ایک پاکیزہ مشن ہے اس کے لئے ہم اپنا من دھن قربان کر دیں گے انہوں نے کارکنوں کو تلقین کی کہ ختم نبوت کا پیغام گلی گلی کوچے کوچے تک پہنچائیں اور لٹریچر ختم نبوۃ کو تقسیم کریں حویلی لکھا کے عالم دین سید مسعود الحسن شاہ صاحب نے اپنے خطاب میں مسلمانوں کے اتحاد پر زور دیا اہلحدیث عالم دین محمد سرور نے اپنے فاضلانہ خطاب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی پر مجمع کی توجہ مبذول کرائی۔

علاوہ ازیں کثیر تعداد میں مقامی علماء کرام نے خطاب کیا جلسہ میں شرکت کے لئے مولانا سید انور شاہ صاحب حافظ شعبان صدیقی صاحب اور قاری سلطان احمد نے ساتھیوں سمیت کئی ساتھی تشریف لائے اور اوکاڑہ شہر سے کئی وفد ویگنوں اور بسوں اور ٹرالیوں کے ذریعے علاقوں سے تشریف لائے اور اوکاڑہ شہر سے چوہدری خالد صاحب کے ہمراہ مخلص ساتھیوں نے کانفرنس میں شرکت کی اور قصور شہر سے حاجی اللہ مجاہد اور ناظم نشر و اشاعت ضلع قصور کے جناب محمد معصوم انصاری نے شرکت کی آخر میں عبد الرزاق مجاہد نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مولانا اللہ وسایا صاحب نے دعا کرائی کانفرنس رات کے بارہ بجے تک جاری رہ کر ختم ہو گئی۔ ●●

قسط نمبر ۲۱

تحریکِ ختمِ نبوت

○... ضلع بھر میں پروگراموں کے بعد ہڑتال کی اپیل کی جائے اور بہاولپور میں ہڑتال کے روز جلوس نکالا جائے جس کی قیادت کفن پوش دستہ کرے۔

○... اعلان کے مطابق ۳۰ر جولائی شام جامع مسجد الصادق میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایک وفد گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مل کر مسلمانان بہاولپور کے جذبات و احساسات سے آگاہ کرے۔ وفد میں مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد یوسف، مولانا عبد الحکیم، حاجی سیف الرحمن، مولانا محمد معاذ، محمد عبداللہ قریشی، محمد اسماعیل شجاع آبادی شامل ہوں۔

○۔ یکم اگست کو وفد نے گورنر پنجاب مخدوم سجاد حسین قریشی جو اسلامیہ یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں، سے ملاقات کی اور اپنے مطالبات سے آگاہ کیا۔ گورنر موصوف نے بعد روانہ غور اور گستاخ رسول ﷺ کو برطرف کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

○... اسلامیہ یونیورسٹی کی انتظامیہ نے پروفیسر مذکور کا مقالہ اسلامی نظریاتی کونسل کو اس کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ جس کی رپورٹ یونیورسٹی انتظامیہ کو موصول ہو گئی ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین جناب ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتہ نے اپنی رپورٹ میں تحریر کیا ہے کہ اس تحریر لکھنے والے کا رسالت مآب ﷺ کی نبوت پر ایمان نہیں۔ نیز اس مقالے کے ہر صفحہ پر حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی گئی ہے۔

○۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے جناب پروفیسر ظہور احمد اظہر نے بھی پروفیسر مذکور کے خلاف رپورٹ دی ہے۔

○... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ فاروقیہ ماڈل ٹاؤن بی سے سلیمان اظہر کی دل آزار تحریرات کے خلاف جلوس نکالا گیا۔ جو چوک بازار پہنچ کر جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ جلوس کی قیادت مولانا غلام مصطفیٰ، حاجی سیف الرحمان، سیٹھ محمد شجاع اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔

مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مجلس کے راہنماؤں نے اعلان کیا کہ اگر مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو غیر معینہ مدت تک ہڑتال کی جائے گی۔

سلیمان اظہر کو برطرف کر دیا گیا

بہاولپور (نامہ نگار) ۲۱ر ستمبر اسلامیہ یونیورسٹی کی چانسلر کمیٹی نے اپنے اجلاس میں یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے استاد سلیمان اظہر کے پی ایچ ڈی کے متنازعہ مقالہ پر تحقیقاتی افسر پروفیسر ظہور احمد اظہر کی سفارشات کی روشنی اور سلیمان اظہر کی صفائی سننے کے بعد متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ پروفیسر اظہر کو یونیورسٹی قوانین کے مطابق فی الفور برطرف کر دیا جائے۔

چانسلر کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی کہ حکومت متنازعہ مقالہ کو ممنوعہ کتابوں کی فہرست میں شامل کر کے تدریس و تحقیق کے لئے ممنوع قرار دے اور وزارت تعلیم کے توسط سے عالم اسلام کی تمام یونیورسٹیوں کو اس مقالہ کے مندرجات سے آگاہ کیا جائے تاکہ مستقبل میں اس مقالہ کو تدریسی و تحقیقی کاموں میں استعمال نہ کیا جا سکے۔ اس موقع پر ڈاکٹر سلیمان کے مقالہ کے سلسلہ میں ڈاکٹر ہالے پوتہ چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بھی ممبران کو پیش کی گئی۔ چانسلر کمیٹی کی صدارت وائس چانسلر ڈاکٹر ذوالفقار ملک نے کی جبکہ کمشنر بہاولپور ڈویژن سمیت دیگر ارکان نے بھی شرکت کی۔

(نوائے وقت ملتان ۲۲ر ستمبر ۱۹۸۶ء)

دوسری سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لندن کے ویمبلے کانفرنس ہال میں دوسری سالانہ عظیم الشان کانفرنس مورخہ ۲۷ر جولائی کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز ۹-۳۰ پر تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کانفرنس میں انگلینڈ کے مختلف شہروں سے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان شریک ہوئے۔ مولانا عبدالحفیظ مکی نے عربی میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا جبکہ مولانا محمد بلال چیٹل نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا۔ بعد ازاں مولانا محمد یوسف متالا مدظلہم نے علماء کرام اور مشائخ عظام اور سامعین کو خوش آمدید کہا۔ کانفرنس کے اجلاسوں کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد صاحب اور مولانا ارشد مدنی مدظلہ نے کی۔

کانفرنس سے مولانا محمد عبداللہ خطیب مرکزی مسجد اسلام آباد، مولانا احسان اللہ فاروقی لاہور، مولانا سیف الدین سیف لاہور، مولانا عبدالقوی ملتان، مولانا فداء الرحمن درخواستی، قاری محمد حنیف جالندھری ملتان، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، مولانا محمد موسیٰ قاسمی بوسٹن، حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر، مولانا محمد سلیم دھورات، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا سید محمد ارشد مدنی، مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ، صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی، مولانا فضل الرحمان، احرار سلانوالی، مولانا عبدالقادر آزاد لاہور۔

بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس لندن کے مطالبات اور قراردادیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی دوسری سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کے بارے میں عالم اسلام کے متفقہ فیصلے اور بیشتر مسلم ممالک کی حکومتوں کی طرف سے اس فیصلے کی آئینی و قانونی اظہار کے باوجود قادیانیوں کی طرف سے خود کو مسلمان ظاہر کرنے اور اسلام کا نام اور شعائر کے مسلسل استعمال کے ذریعہ اشتباہ اور دھوکہ کی فضا قائم رکھنے کے طرز عمل کو انتہائی دھاندلی اور ہٹ دھرمی قرار دیتا ہے اور عالم اسلام کے رہنماؤں سے اپیل کرتا ہے کہ ملت اسلامیہ کے دینی تشخص پر کھلم کھلا حملے اور ہٹ دھرمی کے خلاف مشترکہ حکمت عملی وضع کریں۔ یہ اجتماع قادیانی گروہ کو خبردار کرتا ہے کہ اسلام کے نام پر اس کی سرگرمیوں کا دنیا کے ہر کونے میں تعاقب کیا جائے گا اور اسے خود کو مسلمان ظاہر کر کے دنیا کو دھوکہ دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

نیز یہ اجتماع قادیانیوں کو کھلے دل سے دعوت دیتا ہے کہ وہ نئے مذہب قادیانیت سے توبہ کر کے عالم اسلام کے اجتماعی عقائد کی طرف رجوع کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کے وجود کا حصہ بن جائیں اور اگر یہ بات انہیں منظور نہ ہو تو ملت اسلامیہ کے متفقہ فیصلے کو تسلیم کرتے ہوئے ایک الگ غیر

مسلم امت کی حیثیت قبول کرلیں ورنہ مسلمانوں کے دینی تشخص کو مجروح کرنے کا غیر اصولی' غیر قانونی' غیر اخلاقی طرز عمل قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کے اضطراب اور اشتعال میں مسلسل اضافے کا سبب بنا رہے گا۔ جس کے نتائج کی ذمہ داری قادیانی گروہ کے ان عاقبت نااندیش رہنماؤں پر ہوگی۔

○۔۔ یہ اجتماع مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی جدوجہد اور موقف کی مکمل حمایت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کے روک تھام کے صدارتی آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کیا جائے۔

○۔۔ فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں کے لئے کلیدی اسامیوں کو قانونا ممنوع قرار دے کر باقی ملازمتوں میں ان کا کوٹہ آبادی کے تناسب سے مقرر کیا جائے۔

○۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا سزائے موت مقرر کی جائے۔

○۔۔ اسرائیل کے ساتھ قادیانیوں کے روابط کی باقاعدہ تحقیقات کرا کے حقائق منظر عام پر لائے جائیں۔

○۔۔ یہ اجتماع کراچی میں خود کو مسلمان ظاہر کرکے لندن میں آنے والے قادیانیوں کی گرفتاری کا خیر مقدم کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ لندن انے والے تمام قادیانیوں کے کاغذات چیک کرکے خود کو مسلمان ظاہر کرنے والے قادیانیوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔

○۔۔ یہ اجتماع افغانستان میں روس کی مسلح فوج کشی کی شدید مذمت کرتے ہوئے روس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عالمی رائے عامہ اور افغان عوام کے حقوق کا احترام کرتے ہوئے افغانستان سے اپنی افواج کے غیر مشروط اور فوری واپسی کا اعلان کرے تاکہ افغان عوام اپنی مرضی سے اپنی حکومت قائم کرسکیں۔ نیز یہ اجتماع عالم اسلام کے تمام ممالک اور اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ افغان مجاہدین کے جہاد حریت میں مکمل مالی' اخلاقی' عسکری اور سیاسی معاونت کرکے اس سلسلہ میں اپنی ملی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔

○۔۔ یہ اجتماع حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جو ملت اسلامیہ کے نزدیک متفقہ طور پر کافر ہیں اور عالم اسلام کے اکثر و بیشتر ممالک انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے چکے ہیں ملت اسلامیہ کے اس اجتماعی فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرے اور مسلمانوں کو مخصوص اور حقوق میں قادیانیوں کی شرکت کو ممنوع قرار دے کر ملت اسلامیہ کو مطمئن کرے۔

○۔ یہ اجتماع برطانیہ میں کشمیر کانفرنس کے انعقاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی مکمل حمایت کرتا ہے اور اس مسئلہ کے تمام فریقوں سے اپیل کرتا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیری عوام کے آزادانہ حق خود ارادیت کی بنیاد پر مسئلہ کشمیر کو جلد از جلد حل کیا جائے تاکہ برصغیر میں روز افزوں کشیدگی کا خاتمہ ہوسکے اور کشمیری عوام آزادانہ طور پر اپنے مستقبل کا فیصلہ کرسکیں۔

○۔۔ یہ اجتماع قادیانی فتنہ اور اس کی سازشوں کی نقاب کشائی کے سلسلہ میں رابطہ عالم اسلامی' موتمر عالم اسلامی' الجامعۃ الازھر اور دیگر عالمی اداروں کی مساعی پر خراج تحسین پیش کرتا ہے اور بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے سلسلہ میں تمام اداروں' طبقات اور افراد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس مقدس مشن میں ان کا تعاون بدستور حاصل رہے گا۔

○۔ یہ اجتماع اطلاعات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ رسوائے زمانہ قادیانی عبدالسلام کو ایک منصوبہ کے تحت عالم اسلام پر مسلط کرنے کے لئے ایک سازش کے تحت نوبل انعام سے نوازا گیا ہے۔ سوئٹزر لینڈ میں سائنسی مرکز کے قیام کے لئے بعض مسلم ممالک بالخصوص کویت کی طرف سے کروڑوں روپے کی امداد فراہم کی جارہی ہے' اردن و مراکش کے فرمانرواؤں نے اپنی مشاورت کے لئے منتخب کیا ہے۔ کانفرنس کی رائے میں کسی قادیانی کی نگرانی میں بننے والا کوئی ادارہ مسلمانوں کے مفاد میں کام کرنے کی بجائے عالمی سامراجی سازشوں کا اڈا ثابت ہوگا۔ اس لئے مسلم ممالک بالخصوص کویت' مراکش اور اردن کے فرمانرواؤں سے یہ اجتماع درخواست کرتا ہے کہ وہ ڈاکٹر عبدالسلام کے نام نہاد سائنسی مرکز کی معاونت کے فیصلہ پر نظرثانی کریں۔

○۔۔ یہ اجتماع قادیانی فتنہ کی نقاب کشائی کے سلسلہ میں سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد اور رابطہ عالم اسلامی کی مساعی جمیلہ پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ الامام الاکبر شیخ الازھر' الدکتور عبداللہ عمر النصیف اور دیگر اکابر پر مشتمل ایک وفد مسلم حکمرانوں کی خدمت میں بھیج کر انہیں قادیانی فتنہ اور سازشوں کی سنگینی سے آگاہ کیا جائے۔

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بہاولپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یوم آزادی کے موقع پر سالانہ ختم نبوت ۱۳؍ اگست ۱۹۸۶ء کو جامع مسجد الصادق بہاولپور میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت الحاج محمد ذکر اللہ نے کی۔

کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما علامہ عبدالرحیم اشعر' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا عبدالشکور دین پوری' مولانا محمد یوسف' مولانا عبدالکریم ندیم' مولانا عبدالرؤف ربانی رحیم یار خان' محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت کئی ایک مقررین نے خطاب کیا۔ جلسہ رات گئے تک جاری رہا۔ جلسہ کے انتظامات کی نگرانی مقامی جماعت کے امیر حاجی سیف الرحمن' جنرل سیکریٹری چوہدری محمد علیم نے کی۔ جلسہ میں درج ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

۱۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کرتے ہوئے قادیانیوں کی دکانوں' مکانوں' عبادت گاہوں سے کلمات طیبہ اور آیات قرآنی محفوظ کئے جائیں۔

۲۔ میونسپل کمیٹی ربوہ کی قرارداد کے مطابق ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے۔

۳۔ سینٹ میں پیش کردہ شریعت بل منظور کیا جائے۔

۴۔ اسلامیہ یونیورسٹی کے گستاخ رسول پروفیسر سلیمان اظہر کو یونیورسٹی ملازمت سے الگ کیا جائے۔ اس کے مقالہ کو ضبط کیا جائے اور اس پر خرچ ہونے والے لاکھوں روپے اس سے وصول کئے جائیں اور اس پر کیس درج کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔

ٹورنٹو کینیڈا میں عالمی ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کینیڈا میں اسلامک سینٹر ٹورنٹو میں پہلی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے دو اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت "اسلامک انسٹی ٹیوٹ" کے سربراہ مولانا مظہر عالم اور دوسرے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر اسماعیل مدنی نے کی۔ ٹورنٹو میں متعین پاکستان کے قونصلر جنرل جناب افضل اکبر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی یہ تاثر دے رہے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ یہ سراسر جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں عیسائی' ہندو' پارسی' سکھ اور دوسری غیر مسلم اقلیتیں بھی موجود ہیں۔ وہ سب پاکستان کے وفادار شہری کی حیثیت سے موجود ہیں۔ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ اگر قادیانی بھی پاکستان کے شریف شہری بن کر رہیں اور ملکی قوانین کا احترام کریں تو ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر قادیانی اپنے کاغذات میں خود کو مسلم احمدی لکھیں گے تو اسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیوں کی سازشوں اور اسلام دشمنی کا پردہ

چاک کرے گی۔

حاجی عبدالرحمن باوا نے کہا کہ قادیانی اگر مرزا غلام کا طوق اپنی گردن سے اتار کر امت محمدیہ کا حصہ بن جائیں تو ان کا بھرپور خیر مقدم کیا جائے گا بصورت دیگر وہ اپنے آپ کو غیر مسلم تصور کریں۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کے تعاقب کا دینی فریضہ سرانجام دیں۔ عوام نے وعدہ کیا کہ وہ اپنا فرض پورا کریں گے۔

کینیڈا کے مشرقی علاقہ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخ قائم کردی گئی جس کے عہدیدار یہ ہوں گے۔

سرپرست مولانا مظہر عالم' امیر ڈاکٹر اسماعیل مدنی' نائب امیر جناب آفتاب احمد' جنرل سیکریٹری حافظ سعید احمد سیکریٹری مولانا اسد' سیکریٹری نشر و اشاعت عبدالحئی پٹیل' خزانچی چوہدری مسعود احمد۔ (رپورٹ ختم نبوت جلد ۵ شمارہ ۱۹ ص ۲۲)

ایڈمنٹن کینیڈا میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایڈمنٹن کینیڈین اسلامک سینٹر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا محمد ضیاء القاسمی' مولانا اللہ وسایا' حاجی عبدالرحمان باوا' اردون کے نائب وزیر اوقاف ڈاکٹر حمود شمورے نے خطاب کیا۔

اردن کے وزیر اوقاف نے کہا کہ قادیانی عالم اسلام کے لئے ناسور ہیں۔ اسلام دشمنی اور عالمی استعماری طاقتوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے دنیا بھر میں سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے کینیڈا کی حکومت سے کہا کہ قادیانی چونکہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ اس لئے قادیانی گروہ کو اسلام کا نمائندہ تسلیم نہ کیا جائے۔ کینیڈا کے مسلمانوں کو اس سلسلہ میں کوشش کرنی چاہئے۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مولانا اللہ وسایا نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر بحث کی اور مسلمانان کینیڈا کو یہ بھی بتایا کہ قادیانی پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے کینیڈا کے اخباروں میں پاکستان کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت کینیڈا سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے غلط پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر ان کو سیاسی پناہ دینے کے بجائے پاکستان میں اپنا وفد بھیج کر حقائق معلوم کرنے چاہئیں کہ قادیانی کس طرح پاکستان میں ظلم و تشدد کا پرچار کر رہے ہیں اور یہ کہ باہر کی دنیا میں اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کر رہے ہیں۔ ان کا اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنا حکومت کینیڈا کو دھوکہ دے کر امیگریشن حاصل کرنا ہے۔

انہوں نے مغربی جرمنی کی حکومت کو بھی اس طرح دھوکہ میں رکھا ہوا تھا۔ اب وہاں پر حقیقت حال واضح ہونے پر انہیں وہاں سے نکالا جارہا ہے۔

وفد نے ایک ہفتہ ایڈمنٹن میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ البرٹا یونیورسٹی ایڈمنٹن میں جمعہ کے اجتماع سے حاجی عبدالرحمان باوا نے خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔

ابوظہبی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا خلیل احمد ہزاروی بھی دورہ میں شامل ہونے کے لئے ایڈمنٹن پہنچے۔

ڈنمارک میں پہلی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں پہلی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۲۸ر ستمبر کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مصر' سعودی عرب' لیبیا' اردن اور دوسرے عرب ممالک کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا اللہ وسایا' حاجی عبدالرحمان باوا کے علاوہ پروفیسر مولانا محمد ادریس نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی یہاں اسلام کا نام لے کر گمراہی اور ارتداد پھیلا رہے ہیں۔ نیز جب سے انہیں پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے یہ پاکستان کی حکومت اور عوام کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رہے ہیں اور یہ تاثر دے رہے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ قادیانیوں نے ابھی تک پاکستان کے قانون کو تسلیم نہیں کیا اور بضد ہیں کہ وہ مسلمان ہیں حالانکہ یہ فیصلہ پاکستان کے مکاتب فکر اور تمام سیاسی جماعتوں کا متفقہ فیصلہ ہے۔ یہ ایک اصولی بات ہے کہ یا تو وہ پاکستان کے قانون کو تسلیم کرلیں تاکہ حکومت ان کے جان و مال کا تحفظ کرے یا قادیانیت پر لعنت بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہوجائیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی یہاں جو عقائد پیش کرتے ہیں۔ حقیقتاً ان کے عقائد اس کے برعکس ہیں۔ جو ان کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

مقررین نے مختلف قادیانی کتابوں کے حوالوں سے ان کے کفر کو واضح کیا۔

کانفرنس میں ڈنمارک کے تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں نے ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کی۔ کانفرنس مقامی وقت کے مطابق ۱۲ بجے شروع ہو کر پانچ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

نواں جنڈانوالہ میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام نواں جنڈانوالہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت الامیر دامت برکاتہم نے کی۔ کانفرنس سے حافظ محمد یوسف' ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر' مولانا سید فضل الرحمان احرار سلانوالی' محمد اصغر طاہر ہرنولی' صوفی محمد یاسین نے خطاب کیا۔

بقیہ دہشت گردی

رپورٹ پڑھ لیں۔

آج دینی کتب' مدارس اسلامیہ اور قرآن کریم کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ اسلامی دہشت پسندی انہی عناصر کا پرتو ہے لیکن خود مجلہ "اکونومسٹ" نے اپنے اداریے میں اسلامی تحریکوں کے متعلق یورپ کی پالیسیوں اور طریقہائے کار میں تضاد و تعارض کی توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے "یورپ اگر ایک طرف اسلامی تحریکات سے برسرپیکار ہے تو وہیں دوسری طرف اس کی اعانت دوست گیری بھی کر رہا ہے۔"

اسلامی دہشت پسندی کے بارے میں جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں دنیا کے گوشہ گوشہ سے آنے والی خبریں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ دھماکوں اور قتل و خونریزی کے بہت سے حوادث و واقعات جن کی ذمہ داری و جوابدہی اسلامی تحریک پر عائد کی جاتی ہے' دراصل امریکی یا صیہونی سراغرسانی کا شاخسانہ ہیں جن کا مقصد محض اسلامی پیش رفت و پیش قدمی کی مخالفت و محاذ آرائی' اسلامی مردان کار اور صاحبان عزم و بصیرت کے خلاف سخت کارروائیوں کا جواز فراہم کرنا اور اسلامی شعور و بیداری کے تین بنیادی مرجع و ماخذ اسلام' قرآن کریم اور دینی کتب کے خلاف نفرتوں کی یورش ہے۔

یورپ اور خاص طور سے امریکہ کے اسلام کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ اور سازشوں کا پردہ فاش کرنے کا یہ مناسب وقت ہے۔ اہل قلم کو اس نئی سامراجی سازش کو بے نقاب کرنا چاہئے۔ ورنہ عالم اسلام کے ساتھ ساری دنیا دوبارہ مغرب کے سامراج کی غلامی میں مبتلا ہوجائے گی۔

(بشکریہ "تعمیر حیات" لکھنؤ)

"Allah testifies that the hypocrites are liars".

These dualist-infidels ('Zindiq') like an apostate ('Murtad') must be awarded capital sentence. In the following paragraphs I record my reasons.

COMMANDS OF SHARI'AT FOR DESCENDANTS OF APOSTATES ('MURTADEEN')

Shari'at allows three days' grace period for an apostate (Murtad) to get back into the Islamic fold. If he does not, he is to be awarded capital punishment.

I present a case for your study. Consider for example some apostates who forsake Islam and who happen to be in so large numbers that, being a sizable group, they appear to be out of control for an Islamic Government to execute them. Let me be more precise. Take the example of an Islamic country where the Muslim population of a town decides to become, let's say, Christians, and having done so, manage somehow to save themselves from the Shari'at punishment. After a passage of time these Christians die their natural death leaving their children as Christians. The precept for them is to force these people back into the Islamic fold, by imprisoning them or by other appropriate means but not by capital punishment. In other words, if the original parent was an apostate, his son will also be an apostate. However, the grandson will not be an apostate; he will be a simple 'Kafir' and shall not be liable to punishment for apostasy.

COMMANDS OF SHARI'AT FOR DESCENDANTS OF DUALIST INFIDELS ('ZINDIQ')

The breed of Qadianis will never change. They may multiply up to ninety-nine generations, still the hundredth one will continue to be Dualist-infidel and Apostate. The reason is that their crime is a never-ending one. So long they call their 'Kufr' as Islam their infidel dualism shall see no end. This offence shall be ongoing in their progeny.

For anybody unaware of the facts, let it be clear to him that every Qadiani, whether he is so by conversion, or by birth, or by heritage, is a dualist-infidel under the Shari'at Law because his crime flows unending throughout his lineage.

TEN LEGITIMATE SONS AND ONE 'NON-DESCRIPT'

Something more I want to tell you for which I shall draw an example which, I am afraid, is crude but it suits here.

A father had ten sons. All his life he treated them as his sons. After his death a fellow gets up to claim that he is the sole legitimate son and the ten are illegitimate. Two questions arise here:

Firstly: Will any sane person accept the claim of this fellow who is born of a non-descript origin and who never laid his claim while the father was alive? Conversely, never did the deceased father say to anybody that he had a son of that description. Can any Court of Justice in the whole world adjudicate in favour of that fellow and declare the ten legitimate sons as illegitimate ? No. Never!

Secondly: What will be the reaction of the ten legitimate sons against the non-descript who calls them sons of adultery?

Keeping the answers of the two questions in mind, now listen: We belong to the Ummat of Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم We fully believe in the Deen which he brought forth. We are his spiritual children. If I say so, it is no idea of mine but it is the holy Quran which speaks in these terms:

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

The Prophet is more related to Momins than their self is to them

(Quran: Ahzab 33:6)

That is to say, no member of the Ummat of Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم has a stronger relation with his self than what Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم has with each member of his Ummat.

And the holy Quran further declares:

﴿وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾

'And his wives are their mothers'

(Ibid).

1. a different Prophet
2. a different Quran (named "Tazkirah", which has the same status in the eyes of Qadianis as is accorded to Torah, Zabur, Injeel and Quran by the Muslims).
3. a different Kalimah
4. a different Shari'at
5. a different Ummat

How with all these very basic differences the Qadianis have the cheek to tell the world that they are Muslims and that their religion is Islam! They are Dualist-Infidels indeed. Allah protect us from their calumny and cunning!

NONSENSE

I ask Qadianis: You call us 'Kafirs'. Why?

What tenets of 'Deen' of Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم have we refused to accept? Just because of Mirza Ghulam Ahmad's birth all the Muslims of the world have become 'Kafirs'! Before his birth, our 'Deen' was alright as Islam and we were Muslims. After his creation our 'Deen' has become 'Kufr' and we have become 'Kafirs' !! Allah protect us from the Qadianis' snare! Can there be any more nonsense to compare with?

CRIMES OF MIRZA GHULAM AHMAD OF QADIAN

He has committed these heinous crimes:

a. Claimed Prophethood
b. Started a new religion
c. Called his followers Muslims
d. Called followers of Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم as 'Kafirs'.

Please tell me, if any Jew, Christian, Hindu, Sikh, Parsee, Cobbler, Sweeper, etc., has ever committed this crime. Therefore I say that the Qadianis are 'Kafirs' of the highest magnitude and of the worst degree ever born.

CONCESSIONAL TREATMENT OF QADIANIS BY MUSLIMS

By Law of Shari'at, they should be awarded capital sentence because they are Dualist-infidels ('Zindiq'), calling Islam 'Kufr' and 'Kufr' Islam. If they are masquerading as Muslims on the face of the globe, it is because they have not been sentenced. Despite this concession, they proclaim that they are being tyrannized in Pakistan. Truly speaking, they are taking undue advantage of our politeness and the Pakistan Government is treating them most kindly which they do not deserve. The Government has not placed any restriction on the performance of their religious rites. They have been only told to stop calling the religion of Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم as 'Kufr' and to stop calling their Qadiani religion as Islam; no more restriction than this.

Otherwise, remember! The Law of Shari'at ordains to award them capital sentence. But the Government of Pakistan has given them a concession. The Qadianis occupy high posts and offices in Government administration and public services. In spite of these concessions, they appeal to the United Nations and to the Courts of Jews and Christians, clamouring that the Pakistan Government has snatched their rights. What were their rights which have been snatched? What wrong has been done to them? Only they have been told that Kalimah Tayyiba is the Kalimah of Islam.

HOW CAN THE QADIANIS

a) be permitted to paste bottles of liquor with labels of 'Zam-Zam'?

b) be allowed to sell pig's pork and dog's carrion as 'Halal' meat?

c) be allowed to call our Islam as 'Kufr'?

d) be allowed to present the religion of cock-eyed Mirza Ghulam Ahmad as Islam?

DISGRACE

The pronouncement of لا إله إلا الله محمد رسول الله from the mouth of these hypocrites (i.e. the Qadianis) is

1. A disgrace of our Kalimah.
2. A disgrace of Allah's Prophet.
3. A disgrace of Deen-e-Islam.

They cannot be allowed to go ahead with this disgrace and deceit. Allah has said about these hypocrites:

﴿وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ﴾

has been placed on it. Neither a fresh entry is possible nor will there be any removal from that list.

But the Qadianis have changed the meaning of 'Khatam un Nabieen' to mean that our Prophet grants certificates of prophethood to persons. In other words, Allah, who was previously sending down prophets, has now transferred this department to Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم for stamping people and making them prophets!!

This is called infidelity ('Zindaqa'). In this way, they pronounce the name of Islam for meeting their nefarious designs and twist the meaning of verses of the holy Quran to suit their agnostic beliefs. That is why I say they sell pork and dog's carrion as 'Halal' meat and produce liquor under the holy label of 'Zam-Zam.'

By Allah, I would not have cared one bit for them if they had plainly said: "We are not Muslims and Islam is not our religion."

LOOK AT THE 'BAHAI' RELIGION

This is also a religion of the world. The Bahais believe in Bahaullah of Iran as their prophet. This group still exists. We call them 'Kafir' and they have also declared that they have nothing to do with Islam. Well, there ends the matter.

But these Qadianis call their 'Kufr' as Islam and in this way deceive Muslims. It is for this reason that they are dualist-infidels (Zindiq) and not simply Non-Muslims. Remember! A Muslim can be at peace with a Non-Muslim but never with a dualist-infidel (Zindiq) or apostate ('Murtad').

THREE QUESTIONS TO QADIANIS

Who has allowed you to:

1. Call yourselves Muslims while you believe in Mirza Ghulam Ahmad of Qadian as your prophet?

2. Cancel the Kalimah of Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم and adopt the Kalimah of Mirza Ghulam Ahmad?

3. Call the so-called 'Wahi' of Mirza Ghulam Ahmad as the basis of salvation in place of the true 'Wahi' of Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم

You impudently declare yourselves Muslims and call us 'Kafirs'. I quote from your Mirza Bashir Ahmad Qadiani's *Kalimatul Fasl*, p.110 :

"Every person who believes in Moosa but does not believe in Isa or believes in Isa and does not believe in Muhammad or believes in Muhammad but does not believe in the promised Masih (Mirza Ghulam Ahmad), (such a person) is not only an Unbeliever ("Kafir") but a thorough Unbeliever ("Pakka Kafir") and an outcast from the Islamic fold".

QADIANI KALIMAH

The Qadianis claim that Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم was destined to come down into the world two times, first in Makkah and this prophethood lasted 1300 years, and secondly in Qadian, at the start of fourteenth Hijra in the incarnation of Mirza Ghulam Ahmad. Therefore in their opinion, Mirza Ghulam Ahmad is the reincarnation of Muhammad ur Rasulullah and consequently the Qadianis think of Mirza Ghulam Ahmad as Muhammad ur Rasulullah in their minds when reciting the Kalima-e-Tayyiba. This is veiled 'Kufr'.

I quote again Mirza Bashir Ahmad Qadiani from his *Al Fasl*, p.158:

"The promised Masih (Mirza Ghulam Ahmad) is Muhammad ur Rasulullah himself who was reincarnated in the world for propagation of Islam. Therefore, we do not need a new Kalimah. Yes, if somebody else would have reborn instead of Muhammad ur Rasulullah then this need (to have a new Kalimah) would have arisen".

From the above it is evident that for the Qadianis 'La ilaha illallah Muhammad ur Rasulullah means 'La ilaha illallah *Mirza* Rasulullah' who (Muhammad ur Rasulullah) has been reincarnated in Qadian. (Allah protect us from this sacrilege) 'The Qadianis believe that Mirza Ghulam Ahmad Qadiani is Prophet Muhammad incarnate. Mirza Bashir Ahmad Qadiani acknowledges that for the Qadianis Mirza himself is Muhammad ur Rasulullah and that they recite the Kalimah believing Mirza to be Muhammad ur Rasulullah. Therefore they do not need to construct a new Kalimah. However we say that Mirza was not Muhammad ur Rasulullah incarnate; rather Mirza was Devil incarnate!

DO PEOPLE KNOW THAT

The Qadianis fabricated:

DIFFERENCE BETWEEN MUSLIMS AND QADIANIS

By
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi
Compiled by:
Maulana Manzoor Ahmad Al-Hussaini

Translated by:
K. M. Salim

Edited by:
Dr. Shahiruddin Alvi

أيُّها النَّاسُ أنا آخِرُ الأنبياء وأنتُمْ آخِرُ الأُمَمِ .

"O people! I am the last prophet and you are the last Ummat."

Besides, there are more than two hundred 'Ahadith' in which the Prophet, صلی اللہ علیہ وسلم himself explained about the finality of Prophethood ('Khatm e Nubuwwat'). In different ways and through different expressions he was pleased to say that there will be no prophet after him and that nobody will be given prophethood after him....... صلی اللہ علیہ وسلم

MEANING OF FINAL PROPHETHOOD

It does not mean that any previous prophet is not alive. It simply means that if for the sake of argument all the previous prophets supposedly come in the world in the times of our Prophet Muhammad, صلی اللہ علیہ وسلم and become his servants, even then our Prophet صلی اللہ علیہ وسلم shall continue to be the last prophet since nobody has been awarded prophethood after him. The list of the blessed prophets in the manifest of the All-Knowing Allah carried his exhalted name in the last. With his arrival, the list of the holy prophets became complete.

MEANING OF 'LAST OF CHILDREN' AND 'LAST OF PROPHETS'

A child who is born last in a family is called their youngest off-spring. He is the final child and none is born after him. It does not mean that he is the last to survive among his brothers. Of course, it sometimes happens that he is born last but dies earlier. Then the father says: this child who died was my last one.

In the same way, the last prophet ('Khatam un Nabieen') means no prophet after him; no person shall wear the crown of prophethood or sit on the throne of prophethood after Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم Those prophets who were sent down earlier are certainly within our Faith but our Prophet صلی اللہ علیہ وسلم is the last one. None else will wear the prophetic mantle of honour after him; nor will the Ummat put faith in any such pretender.

QADIANIS HAVE ALTERED MEANING OF 'KHATAM UN NABIEEN'

Qadianis say that the epithet of 'Khatam un Nabieen' does not mean that our Prophet is the last of the Prophets, and that there shall be no prophet after him. In their opinion it means that our Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم will certify future prophets with his seal, i.e., on whomsoever he will stamp, that person shall become a prophet. What a nonsense! In fourteen hundred years only one person, namely Ghulam Ahmad of Qadian has been stamped as prophet and he too a cock-eyed man! The seal has authenticated a one-eyed 'Dajjal' from Qadian!

I repeat that the term 'Khatam un Nabieen' means that our Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم is the last prophet. All new entries have been stopped. They have been sealed. No prophet will come after him. It is like an envelope which has been closed by sealing it. 'Khatam' means sealing. Therefore, the term 'Khatam un Nabieen' means that the list of the prophets is completed and the seal

لئلا یتجاسر الناس علی من کرم اللہ بابتذال اجزائہ الخ

(ص ۶۵ ج ا‘ کذافی البدائع ج ۴ ص ۳۴ ج ۵ عالمگیری ص ۳۵۴ ج ۵)

یعنی آدمی کی کھال سمیت اس کے تمام اعضاء سے فائدہ اٹھانے کی حرمت اس کی تکریم و احترام کے پیش نظر ہے تاکہ جس ہستی کو اللہ تعالیٰ نے مکرم و محترم بنایا ہے لوگ اس کے اجزاء و اعضاء کو استعمال کرنے کی جسارت نہ کریں جس سے معلوم ہوا کہ انسانی اعضاء کا استعمال کسی طرح اور کسی حال میں بھی جائز نہیں‘ لہٰذا جو بھی شخص بلالحاظ اس کے کہ وہ اعلیٰ حکام سے تعلق رکھتا ہو یا ادنیٰ حکام سے‘ اس ناجائز فعل کا ارتکاب کرے گا وہ عند اللہ مجرم ہوگا‘ امانت خداوندی میں ناجائز تصرف کرنے والا ہوگا‘ اور انسانیت کی توہین کرنے والا بنے گا‘ دوسروں کیلئے ترغیب و تبلیغ کا گناہ الگ ہوگا۔

مزید تفصیلات کے لئے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی تالیف ”اعضاء انسانی کی پیوند کاری“ کا مطالعہ کیا جائے۔ (فقط واللہ اعلم)

نمبر۱۵۔ میت کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں تاخیر کرنا مکروہ تحریمی ہے‘ ان مذکورہ افعال کی تیاری میں عموماً“ جس بقدر وقت صرف ہوتا ہے اس سے بلاوجہ تاخیر کرنا شرعی ناجائز ہے۔

نمبر۱۶۔ مکروہ تحریمی یعنی قریباً“ فعل حرام ہے حدیث میں آتا ہے کہ اپنے مردوں کو دفن کرنے میں جلدی کرو اس لئے کہ اگر وہ نیک ہیں تو اپنے انعام کو پہنچیں اور اگر بد ہیں تو اس کا بوجھ دور ہو۔ اوکما قال علیہ السلام

نمبر۱۷۔ میت کو مردہ خانہ اور ہسپتال میں رکھنے ہی کی کوئی فقہی وجہ جواز نہیں تو پھر وقت کے تعین کا کیا مطلب؟

نمبر۱۸۔ اگر زمین نرم اور کمزور ہو تو تابوت میں دفنانے کی گنجائش ہے اس کے علاوہ کسی وہمی وجوہات (جراثیم وغیرہ کا مغربی تصور) کی بناء پر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

نمبر۱۹ اور ۲۰۔ یہاں شرعی نقطہ نظر پر مسائل کا حل پیش کیا جاتا ہے الحمد للہ اس پہلو کی رو سے کسی قسم کے منفی اثرات کا ملاحظہ نہیں ہوا رہا سائنسی تصور تو شریعت حقہ اس کی پابند نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماب۔

●●

دسویں عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی غرض سے نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ کی قیادت میں مرکزی وفد بدھ ۲؍ اگست کو صبح لندن روانہ ہوگیا۔

کراچی ”نمائندہ خصوصی“ دسویں عالمی ختم نبوت کانفرنس جو ۶؍ اگست کو جامع مسجد برمنگھم میں منعقد ہو رہی ہے اس میں شرکت کی غرض سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی وفد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ کی قیادت میں بدھ ۲؍ اگست کی صبح لندن روانہ ہوگیا۔ اس وفد میں حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن کے امیر حضرت اقدس مولانا مفتی منیر احمد اخون دامت برکاتہم‘ جمعیت علماء اسلام کے سیکریٹری اطلاعات مولانا مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا سعید احمد جلالپوری شامل ہیں۔ اس وفد سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کی زیر قیادت ایک وفد پہلے ہی لندن پہنچ چکا ہے۔ اس موجودہ وفد کے قائد حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ ان شاء اللہ کانفرنس میں جماعت کی ترجمانی کرتے ہوئے تفصیلی خطاب فرمائیں گے اور قادیانیت پر ایک جامع اور تحقیقی مقالہ پیش کریں گے۔ عالمی ختم نبوت کانفرنس جو قادیانیوں کے تین دن کے اجتماع کے جواب میں پوری دنیا کے مسلمانوں کی ترجمانی کرتے ہوئے گزشتہ نو سال سے باقاعدگی سے منعقد ہو رہی ہے ان شاء اللہ اس سال بھی پورے اعزاز کے ساتھ منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس میں پوری دنیا سے علماء کرام کی شرکت متوقع ہے۔ پچھلے سالوں میں حرمین شریفین کے امام بھی کانفرنس کو زینت بخشتے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ دارالعلوم دیو بند سے بھی علماء کرام شریک ہوتے ہیں۔ کانفرنس کا بنیادی مقصد پوری دنیا کو قادیانیت کے فتنے سے آگاہ کرنا اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو ختم نبوت کے عقیدے سے آگاہ کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اس کانفرنس کے ذریعے پورے عالم اسلام تک ختم نبوت کا پیغام پہنچانا مقصود ہے تاکہ دنیا کے تمام اسلامی ممالک قادیانیت کے فتنے سے ہوشیار رہیں اور اگر ان کے ملک میں قادیانی موجود ہیں تو ان کی سازشوں کا قلع قمع کرسکیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا کے مسلمانوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ قادیانیت کے فتنہ کے خلاف مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیکر آنحضرت ﷺ سے اپنی بھرپور اور بے پناہ محبت کا ثبوت دیں۔

●●

دہشت گرد و تخریب کار کون؟

کیا حکومت اِن کو کیفرِ کردار تک پہنچائے گی

پاکستان میں تخریب کاری، دہشت گردی، قتل و اغوا کی منظّم واردات پر پاکستان کا ہر شہری سراسیمگی اور خوف و ہراس کا شکار ہے۔ افسردہ، خوف زدہ اور پریشان ہے۔ ہر شخص چیخ اٹھا ہے کہ اس میں اسرائیل، بھارت اور امریکہ کے ایجنٹ ملوّث ہیں۔ ملکِ عزیز کو دشمن تباہ کن حالات سے محض اس لیے دوچار کر رہا ہے کہ یہ طاقتیں پاکستان کی افواج اور پُرامن ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ آئیے دیکھئے اِن پاکستان دشمن طاقتوں کا پاکستان میں ایجنٹ کون ہے؟

اسرائیل اور مرزائی

(۱) اِسرائیل میں مرزائی مشن قائم ہے۔ (بجٹ آمد و خرچ تحریکِ جدید سنہ ۶۴-۱۹۶۳ء صفحہ ۳۵) اور اسرائیلی فوج میں چھ سو قادیانی ملازم ہیں۔ (ہفت روزہ طاہر لاہور ج ۵ ش ۲۳ صفحہ ۱۵)

(۲) اِسرائیل میں مرزائی مشن کے انچارج کا اسرائیل کے صدر سے رابطہ ہوتا ہے۔ (۱۴ر جنوری ۱۹۸۶ء نوائے وقت لاہور)

بھارت اور مرزائی

(۱) مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر آنجہانی نے اعلان کیا کہ پاکستان و ہندوستان کی تقسیم عارضی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ "اکھنڈ ہندوستان" بن جائے۔ (الفضل قادیان ۱۶ر مئی ۱۹۴۷ء)

(۲) مرزائی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت کی تقسیم غیر فطری ہے۔ اِس تقسیم کو ختم کر کے ایک ہو جانا چاہیے۔

امریکہ اور مرزائی

(۱) امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرانے کے لیے دباؤ اور امداد کی بندش و بحالی کو اس سے وابستہ کرنا۔

(۲) حالیہ فسادات و تخریب کاری اور دہشت گردی سے قبل ایک ماہ میں "امریکی سفارت کار دل" کا ربوہ میں تین بار آنا۔ مرزائی قیادت سے علیحدگی میں ملاقاتیں جن کی تفصیلات کا پاکستان کی ایجنسیوں کو بھی علم نہیں۔ (حالیہ اخبارات۔ جنگ، نوائے وقت لاہور)

جس طرح

دُنیا بھر کے یہودی، مسلمان اور مسلم حکومتوں کے خلاف منظم سازشوں میں مصروفِ کار ہیں۔ اسی طرح قادیانی جماعت "سیاسی پناہ" کے نام سے منظّم طریقے سے اپنے افراد کو تخریب کاری و دہشت گردی کی تربیت کے لیے بیرونِ ملک بھجوا رہی ہے۔ اِن تخریب کاروں کے آنے جانے کا یہ عمل مسلسل کئی سال سے جاری ہے۔

اِن حالات میں

حکومتِ پاکستان اپنی ذمّے داری کا احساس کرے، غیر ملکی ایجنٹ، سازشی گروہ پر مقدّمہ چلائے اور قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دے کر ان کے اثاثوں کو منجمد کرے۔

شعبۂ نشر و اشاعت: **عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (ملتان، پاکستان)**